الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۵ جنوری ۲۰۰۱ء شمارہ ۱

۹ شوال ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۵ صلح ۱۳۸۰ ہجری شمسی

پسندیدہ امر ظاہر ہونے پر دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ جب کوئی پسندیدہ امر ظاہر ہوتا دیکھتے تو یہ دعا کرتے تھے: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی عزت و جلال سے تمام نیک کام پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں“۔ اور جب کوئی ناپسندیدہ امر دیکھتے تو یہ دعا کرتے: ”ہر حال میں خدا ہی حمد و ثنا کے لائق ہے“۔

(سنن ابن ماجه كتاب الادب باب فضل الحامدين)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مخالفت کی مَیں پروا نہیں کرتا۔ مَیں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے

یہ جماعت اب دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ بڑھے۔ پس یہ بڑھے گی اور ضرور بڑھے گی

”میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔ میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام نفاق طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہونگے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ﴾ (المومن:۲۹)۔ کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں۔ اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو، پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو، میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

مخالفت کی مَیں پروا نہیں کرتا۔ مَیں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے۔ انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے، وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے۔ بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں اور دس دس پندرہ پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آ کر داخل سلسلہ ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں“۔ (ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳)

”اگر کوئی شخص ہماری جماعت سے نفرت کرتا ہے تو کرے۔ لیکن اسے کم از کم غیرت اسلام کے تقاضا سے اور اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ بھی تو ضرور ہے کہ وہ کسی ایسی جماعت کو تلاش کرے اور اس کا پتہ دے جو حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور روشن آیات سے کسر صلیب کر رہی ہے۔ مگر مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ خواہ شرقاً غرباً شمالاً جنوباً کہیں بھی چلے جاؤ اس جماعت کا پتہ بجز میرے نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس غرض کے واسطے مجھے ہی مبعوث کر کے بھیجا ہے۔ میرے دعویٰ کو سن کر نری بدظنی اور بدلگامی سے کام نہ لو بلکہ تمہیں چاہئے کہ اس پر غور کرو اور منہاج نبوت کے معیار پر اس کی صداقت کو آزماؤ۔ انسان ایک پیسے کا برتن لیتا ہے تو اس کی بھی دیکھ بھال کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری باتوں کو سنتے ہی بغیر فکر کئے گالیاں دینی شروع کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی نامناسب امر ہے۔ جو طریق مَیں نے پیش کیا ہے اس طرح پر میرے دعویٰ کو آزماؤ اور پھر اگر اس طریق سے بھی تم مجھے کاذب پاؤ تو بے شک افسوس کے ساتھ چھوڑ دو۔ لیکن مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مَیں مفتری نہیں ہوں، کاذب نہیں ہوں بلکہ مَیں وہی ہوں جس کا وعدہ نبیوں کی زبانی ہوتا چلا آیا ہے۔ جس کو آنحضرت ﷺ نے سلام کہا ہے۔ وہی مسیح موعود ہوں جو چودھویں صدی میں آنے والا تھا اور جو مہدی بھی ہے۔ مجھے وہی قبول کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دیکھنے والی آنکھ عطا کرتا ہے اور یہ جماعت اب دن بدن بڑھ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ بڑھے پس یہ بڑھے گی اور ضرور بڑھے گی“۔ (ملفوظات جلد چہارم۔ جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۰، ۲۷۱)

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر ایک ایسی رات ہے جو اگر کسی کو نصیب ہو جائے تو اس کی ساری زندگی سے بہتر ہے

اپنے لئے، اپنی اولاد کے لئے دعا کریں کہ جب آخری وقت آئے تو نفس مطمئنہ حاصل ہو چکا ہو اور اللہ ہمیں اپنے بندوں میں اور اپنی جنت میں داخل فرمائے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۲/دسمبر ۲۰۰۰ء)

لندن (۲۲/دسمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ القدر کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ رمضان مبارک کا آخری عشرہ ہے اور اسی عشرہ میں لیلۃ القدر بھی ایک رات آیا کرتی ہے اور وہ رات ایسی ہے کہ ساری زندگی کی راتوں سے بہتر ہے اگر کسی کو نصیب ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کی رات کوئی خواب آنا ضروری نہیں بلکہ اس میں دل کی کایا پلٹ جاتی ہے اور انسان کو روح القدس نصیب ہوتا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہزار مہینے انسان کی ساری زندگی کے لئے ایک تمثیل کے طور پر پیش ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حدیث نبوی کے حوالہ سے بتایا کہ نبی کریم کا ارشاد ہے کہ کبائر سے بچنے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے اگلے جمعہ تک اور

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ
خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے
دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

جب سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خدمت کی خصوصی تحریک فرمائی ہے ساری دنیا میں ہزارہا احمدی اس طرف متوجہ ہو کر خدمت کے اس میدان میں اتر آئے ہیں۔ سینکڑوں ہومیو پیتھی ڈسپنسریاں باقاعدہ نظام کے تحت ملک ملک میں قائم ہو چکی ہیں اور اس سستے اور بے ضرر طریق علاج کے ذریعہ لاکھوں مریض ہر سال شفا پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے امام وقت کی جاری فرمودہ ہر تحریک کی طرح اس تحریک میں بھی اتنی برکت دی ہے کہ اس کا شمار ممکن نہیں۔ اس امر کا سب سے بڑا ثبوت کہ اس تحریک کہ الٰہی تائید حاصل ہے یہ ہے کہ شافیٔ مطلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمدی معالجین کے علاج میں خاص شفا رکھ دی گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں لاکھوں افراد بلا تفریق مذہب و ملت، رنگ ونسل فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ نمایاں طور پر محسوس کرنے لگے ہیں کہ احمدی معالجین کے ہاتھوں میں غیر معمولی شفا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات بڑی لمبی مسافت طے کرکے اوراپنے علاقوں کے دیگر بہت سے معروف و مشہور ہسپتالوں اور کلینکس کو چھوڑ کر وہ احمدیہ شفا خانوں میں علاج کے لئے پہنچتے ہیں۔ اور یہ چیز انہیں شافیٔ مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف راغب کرنے کا موجب بن رہی ہے۔

اس حیرت انگیز شفاکا راز یہ ہے کہ احمدی معالج نہ صرف خالصةً للہ انسانی ہمدردی اور بے لوث جذبۂ خدمت کے تحت علاج کرتے ہیں بلکہ اپنے مریضوں کے لئے خود بھی شافیٔ مطلق سے درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں اور اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی دعاکے لئے خط لکھتے ہیں۔ چنانچہ بڑی کثرت سے ایسے حیرت انگیز شفا کے واقعات ملک ملک میں ہو رہے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جلسہ سالانہ کی تقاریر میں ان میں سے بعض واقعات کا ذکر فرمایا کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت اور آپ کے ارشاد پر اب ہم ایسے واقعات کا انتخاب قارئین الفضل کی دلچسپی اور ازدیاد ایمان کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں شائع کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اورتوسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔

ہمیں امید ہے کہ احباب جماعت اس سلسلہ کو بہت مفید اور دلچسپ پائیں گے اور اس سلسلہ میں ہر ممکن تعاون بھی فرمائیں گے۔ اور اپنی دعاؤں میں جہاں ان تمام خدمت کرنے والوں، معالجین اور ان کے مریضوں کو یاد رکھیں گے وہاں خصوصیت سے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی ودرازیٔ عمر اور آپ کی تمام مہمات دینیہ عالیہ میں غیر معمولی کامیابی اور برکت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں گے جن کی غیر معمولی محنت، توجہ اور دعاؤں کے طفیل ہم خدا تعالیٰ کے لاتعداد فضلوں اور برکتوں کے مورد ہو رہے ہیں۔ (مدیر)

مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب، امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) لکھتے ہیں:

"جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دارالخلافہ واگا ڈوگو میں حضورانور ایدہ اللہ کی اجازت سے جنوری ۲۰۰۰ء سے باقاعدہ ہومیو پیتھک کلینک کا آغاز کیا جاچکا ہے۔ آئے دن ہومیو پیتھی کے ذریعہ ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں جو کہ ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنتے ہیں۔ چند ایک واقعات بغرض تحریک دعا تحریر ہیں:

☆......کچھ عرصہ قبل ہمارے محلّہ Pissy کے کچھ مسلمان ایک شخص کو اس حالت میں لائے کہ وہ گویا نزع کی حالت میں ہو۔ اس مریض کو لا کر انہوں نے کلینک کے فرش پر لٹادیا۔ خاکسار نے باہر آکر دیکھا اس کی حالت بہت غیر تھی۔ وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اپنا جسم سر، ٹانگیں فرش پر مارتا تھا اور ایک آواز نکالتا تھا۔ مجھے خیال گزرا شاید یہ لوگ ہمارے ساتھ شرارت کرنے آئے ہیں اور اس حالت میں مریض کو ہمارے پاس لائے ہیں کہ اگر مر گیا تو شور مچائیں گے اور یوں جماعت کی بدنامی ہوگی۔ خاکسار کو بہت گھبراہٹ ہوئی۔ دعا کے ساتھ کیمفر ۳۰ کی چند خوراکیں دیں۔ کچھ دیر کے بعد کہا کہ اسے اپنے گھر لے جائیں اور کل میرے پاس لائیں یا پھر کسی بڑے ہسپتال لے جائیں۔

لیکن دل میں خوف تھا اس لئے بے قراری سے دعا کی توفیق ملی۔ اگلے روز وہ لوگ مریض کو لے کر نہ آئے تو خاکسار کو خیال گزرا کہ شاید وہ فوت ہو گیا ہو۔ اس سے اگلے دن ۹ بجے کے قریب وہی آدمی بڑا سا جُبّہ و ٹوپی وغیرہ پہنے آگیا۔ اسے دیکھتے ہی میرے منہ سے بے ساختہ نکلا "تم مرے نہیں"۔ وہ ہنسنے لگ گیا۔ کہنے لگا جب وہ مجھے یہاں سے لے گئے تو مجھے نیند آگئی۔ جب آنکھ کھلی تو میں بالکل ٹھیک تھا۔ صرف کمزوری ہے۔ میری زبان سے بے اختیار نکلا "الحمد للہ"۔ (اس مریض کا نام معلم سعیدو ہے۔ اسے اسہال، قے، ہیضہ کی تکلیف تھی)۔

☆......☆......☆......☆

☆......اسی طرح ہماری دیدگو (Dedougo) جماعت کی ایک فعال ممبر لجنہ کو شوگر کی تکلیف تھی۔ اس کے پاؤں پر ایک پھوڑا نکل آیا۔ بہت علاج کرواتے رہے لیکن افاقہ نہ ہوا۔ جب حالت زیادہ خراب ہو گئی تو وہ اپنے شہر سے دارالحکومت واگا ڈوگو میں (جو کہ ۲۳۰ کلومیٹر دور ہے) سب سے بڑے سرکاری ہسپتال میں لے کر آئے جہاں معائنہ کے بعد ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا کہ اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے۔ لیکن اس کی ایک عزیزہ جو ہم سے ہومیو پیتھی علاج کرواتی تھیں وہ فوراً گاڑی لے کر خاکسار کے پاس آئیں اور مجھے صورتحال سے آگاہ کیا۔ خاکسار نے اس سے کہا کہ دعا کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں اور ہومیو پیتھی دوائی بھی دیتے ہیں۔ کچھ دنوں کی مہلت دیں ابھی پاؤں نہ کٹوائیں۔ خاکسار نے حضورانور ایدہ اللہ کا شوگر والا نسخہ بنا کر دیا اور اس کے ساتھ سلیشیا (Silicia) ایک لاکھ کی دو خوراکیں بھجوادیں۔ چنانچہ مریضہ نے دوائی کا استعمال شروع کردیا اور پاؤں کٹوانے کا پروگرام روک دیا۔ چند دنوں تک بظاہر زخم میں کوئی فرق نظر نہیں آرہا تھا لیکن وہ خاتون کہتی تھیں کہ میں ٹھیک ہو رہی ہوں۔ چنانچہ خداتعالیٰ کے فضل سے وہ خاتون بالکل صحت یاب ہو کر خود چل کر ہمارے مشن باقاعدہ شکریہ ادا کرنے آئی۔ نیز اس کے والد بھی جو کہ ایک بہت معزز آدمی ہیں شکریہ ادا کرنے ہمارے کلینک پر آئے اور کہا کہ ہم نے یقین کر لیا تھا کہ اس کا پاؤں کاٹیں گے لیکن اس کا ٹھیک ہونا ایک معجزہ سے کم نہیں۔

انہوں نے بتایا کہ مَیں احمدیت سے نفرت کرتا تھا کیونکہ جو کچھ ہم نے سنا ہے اس کے مطابق احمدی مسلمان نہیں ہیں لیکن اپنی بچی کی زندگی بچنے کا واقعہ جو کہ معجزہ ہے دیکھ کر شکریہ ادا کرنے آیا ہوں۔ چنانچہ جب ان کو جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا گیا تو وہ بہت ہی متاثر ہوئے اور مولویوں کو ملامت کرنے لگے اور جماعت سے باقاعدہ رابطہ رکھنے کا وعدہ کیا۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

ایک رمضان سے اگلے رمضان تک انسان کے لئے کفارہ ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ صرف جمعۃ الوداع پہ آتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جمعۃ الوداع کی ایک نماز ساری عمر کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے، یہ درست نہیں بلکہ جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے یہ ساری نیکیاں وہ ہیں جو مسلسل کرتے رہنا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کے حوالہ سے بتایا کہ آنحضرت ﷺ آخری عشرہ رمضان میں اپنی نمازوں میں بہت زیادہ احسان کا سلوک فرماتے تھے یعنی اس طرح عبادت کرتے تھے گویا خدا سامنے کھڑا ہو۔ دوسرے رمضان مبارک میں خصوصیت سے بے انتہا خیرات کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس کے حوالہ سے لیلۃ القدر کے مضمون پر روشنی ڈالی اور آخر پر لیلۃ القدر کے سلسلہ میں رمضان کے آخری عشرہ میں خصوصیت سے قرآن کریم کی ایک خوشخبری کی طرف جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا کہ مَیں نے اسے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے اور ہمیشہ اس کے الفاظ میں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی اولاد اور اولاد در اولاد کے لئے دعا کرتا ہوں۔ وہ خوشخبری ان الفاظ میں ہے: ﴿يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً. فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾ (سورة الفجر: ۲۸-۳۱)۔ یعنی اے نفس مطمئنہ، جس سے اللہ راضی ہو اور جو اللہ سے راضی ہے۔ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ خوشخبری ہے نیک بندوں کے لئے کہ اب آخر پر ان کی روح نکلے گی تو اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں ان سے خطاب فرما رہا ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے لئے، اپنی اولادوں کے لئے، پہلے گزرنے والوں کے لئے، آئندہ گزرنے والوں کے لئے یہ دعا، یہ بشارت مدنظر رکھیں کہ اللہ اس حال میں ہمیں واپس بلائے کہ وہ یہ کہے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہو اور میرے بندوں میں اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بندوں میں داخل فرمائے اور اپنی جنت میں داخل فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیفؓ شہید کا خاندان

واقعہ شہادت کے بعد ان کے مصائب و مشکلات

(سید میر مسعود احمد ۔ ربوہ)

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحبزادہ سید محمد عبداللطیفؓ کے واقعہ شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"افسوس امیر پر کہ اس نے کفر کے فتویٰ پر ہی حکم لگا دیا......ہائے وہ معصوم اس کی نظر کے سامنے ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا..........اس کا پاک جسم پتھروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کے یتیم بچوں کو خوست سے گرفتار کر کے بڑی ذلت اور عذاب کے ساتھ کسی اور جگہ حراست میں بھیجا گیا"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۵)

"جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دئے گئے تھے، امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، انکار کرے تو اب بھی مَیں تجھے بچا لیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے مَیں ایمان کو چھوڑ دوں۔ مجھ سے ایسا ہر گز نہیں ہوگا اور مَیں حق کے لئے مروں گا۔ تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے، کافر ہے اس کو جلد سنگسار کرو"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۹)

"شاہزادہ عبداللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی..........ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۰)

"میاں احمد نور جو حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کے خاص شاگرد ہیں، ۸ر نومبر ۱۹۰۳ء کو مع عیال خوست سے قادیان پہنچے۔ ان کا بیان ہے..........جب گھر میں تھے اور ابھی گرفتار نہیں ہوئے تھے.......... اپنے دونوں ہاتھوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے میرے ہاتھو! کیا تم ہتھکڑیوں کی برداشت کر لوگے؟ اُن کے گھر کے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات آپ کے منہ سے نکلی ہے۔ تب فرمایا کہ نماز عصر کے بعد تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ کیا بات ہے۔

تب نماز عصر کے بعد حاکم کے سپاہی آئے اور گرفتار کر لیا۔ اور گھر کے لوگوں کو انہوں نے نصیحت کی کہ مَیں جاتا ہوں اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم کوئی دوسری راہ اختیار کرو۔ جس ایمان اور عقیدہ پر مَیں ہوں چاہئے کہ وہی تمہارا ایمان اور عقیدہ ہو"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۶)

☆......☆......☆

دیگر احباب کی روایتیں

خاندان کی خوست میں گرفتاری اور کابل روانگی

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب جو حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی شہادت کے وقت ان کے بیٹوں میں سے چوتھے بیٹے تھے بیان کرتے ہیں کہ:

جب صاحبزادہ صاحب کو سنگساری کا حکم سنایا گیا اس کے بعد یہ حکم صادر ہوا کہ ان کے تمام رشتہ داروں اور تمام خاندان کو گرفتار کر کے کابل لایا جائے۔ ان کی تمام جائیداد ضبط کر لی جائے۔ ان کی اس زمین کے بدلہ میں کابل میں زمین دی جائے گی۔ اور ان کو نظر بندی کی حالت میں کابل میں رکھا جائے گا۔ یہ حکم حاکمِ خوست کو پہنچا۔ یہ حاکم جس چھاؤنی میں رہتا تھا وہ چھاؤنی سید گاہ سے تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر تھی۔

حاکم خوست نے جس کا نام عبدالرحمٰن یا عطاء الرحمٰن خان تھا کچھ فوجی سپاہی گرفتاری کے واسطے بھیجے۔ اس وقت شہید مرحوم کی دو بیویاں اور پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھیں۔ پانچ لڑکوں میں سے سب سے بڑے جن کی عمر قریباً بائیس برس کی ہوگی محمد سعید مرحوم تھے۔ باقی بچے چھوٹے تھے۔ محمد سعید سے چھوٹے عبدالسلام، پھر محمد عمر، پھر ابوالحسن، پھر محمد طیب۔ محمد طیب کی عمر تقریباً ڈیڑھ سال تھی"۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۲۹۔ بروایت سید محمد نور صاحب جو ۱۹۳۶ء میں مرتب کیا گیا و بیان سید ابوالحسن قدسی صاحب مطبوعہ اخبار الفضل ۲۶/مارچ ۱۹۲۶ء)

جس وقت حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف کی شہادت کا جانکاہ واقعہ کابل کی خوں ریز اور سفاک سرزمین میں رونما ہوا اُس وقت صاحبزادہ ابوالحسن کی عمر تین سال کے قریب اور صاحبزادہ محمد طیب کی عمر ڈیڑھ سال کے قریب تھی۔

(اخبار الفضل ۲۶/مارچ ۱۹۲۶ء)

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ گرفتاری اور کابل لئے جانے کا حکم حضرت صاحبزادہ صاحب کے تمام رشتہ داروں کے نام تھا کہ برادر و برادرزادہ حاضر کئے جائیں۔ اس وقت خوست کا حاکم ہمارے خلاف تھا اس لئے اس نے ہم سب کو قید کر لیا۔

(بیان سید ابوالحسن قدسی صاحب، ۔مسودہ قلمی روایات صفحہ ۲۹)

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب کا بیان ہے کہ:

اس وقت سید گاہ میں ان کے خاندان کے چار بڑے گھرانے تھے جن میں سے صرف ایک گھرانہ احمدی تھا۔ مگر حکم چاروں کی گرفتاری کا ہوا۔ اب یہ باقیوں کے واسطے مفت میں مصیبت تھی۔ وہ کچھ مخالف بھی تھے۔ یہ تمام خاندان تقریباً ساٹھ نفر پر مشتمل تھا۔ تمام سامان جو لے سکتے تھے لے کر چل پڑے۔ پہلے پانچ میل کے فاصلہ پر چھاؤنی میں ٹھہرے اور کچھ دن قیام کیا اور پھر کابل روانہ ہو گئے ۔ تمام کا خرچ وغیرہ کا انتظام ذاتی تھا۔ پہرہ کے ساتھ کابل روانہ کیا گیا کیونکہ اس خاندان میں پردہ بہت سخت تھا اس لئے عورتوں کی سواری کے واسطے اونٹوں کا انتظام کیا گیا۔ ان کو ہودجوں میں لے جایا گیا۔ مردوں کے واسطے گھوڑوں کا انتظام کیا گیا۔ یہ تمام اخراجات صاحبزادگان کے ذمہ تھے۔ حکومت کی طرف سے کوئی امداد نہ ملی۔

(قلمی مسودہ روایات صفحہ ۲۷۔۲۸)

کابل روانہ ہوئے تو صاحبزادگان کے گھوڑے اپنے تھے لیکن (فوج کے) افسروں نے اپنے رڈی گھوڑے ان کو دے کر ان کے اچھے گھوڑے خود لے لئے۔

ابھی تک خاندان کو معلوم نہ تھا کہ صاحبزادہ صاحب شہید ہو گئے ہیں۔ راستہ میں جب کہ کابل شہر قریب تھا معلوم ہوا۔ سید احمد نور صاحب نے اطلاع دی کہ حضرت والد صاحب شہید ہو گئے ہیں اور مَیں فلاں جگہ ان کی لاش دفن کر آیا ہوں۔

(روایت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب مسودہ روایات صفحہ ۲۹،۵۰)

سید احمد نور بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاش پتھروں سے نکالی تو ان کی تدفین کے بعد کچھ عرصہ کابل میں سردار عبدالرحمٰن جان ابن سردار شیریں دل خان کے پاس مقیم رہے۔ پھر انہوں نے کابل سے روانگی کا پروگرام بنایا اور ایک خچر کرایہ پر لی اور اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب ایک منزل طے کی تو دیکھا کہ حضرت شہید مرحوم کے اہل و عیال کو حکومت کے سپاہی کابل لے جا رہے ہیں ۔ مستورات اور بچے بھی ساتھ ہیں۔ محافظ سپاہیوں نے سید احمد نور سے خچر چھین لی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال کی ضرورت کے لئے استعمال میں لے آئے۔ سید احمد نور نے حضرت شہید مرحوم کے کسی عزیز یا رشتہ دار سے مصلحتاً بات نہیں کی۔ راستہ میں ایک جگہ بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ملّا میر و جو مولوی عبدالستار خان معروف بہ بزرگ صاحب کے چھوٹے بھائی تھے قافلہ کے پیچھے کچھ فاصلہ پر آ رہے ہیں۔ سید احمد نور نے ان کو اشارہ سے بلایا اور شہادت کے متعلق بتا دیا اور یہ کہا کہ قبر کا مقام سردار عبدالرحمٰن جان سے دریافت کر لیں۔ ملّا میر و اپنی محبت اور اخلاص کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال کے پیچھے پیچھے ہو لئے تھے ورنہ ان کی گرفتاری یا کابل لے جائے جانے کا کوئی سرکاری حکم نہ تھا۔ اس کے بعد سید احمد نور پیدل اپنے گاؤں کی طرف چلے گئے۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۵۔ و شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ ۲۱)

کابل میں آمد

چند دن راستہ میں صرف کر کے کابل پہنچے اور چہار باغ مقام پر ڈیرہ لگا دیا۔ جتنے دن کابل شہر میں قیام کیا خوراک وغیرہ انتظام ہمارا اپنا تھا۔

(روایت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی قلمی مسودہ روایات صفحہ ۲۸،۲۹)

"واقعۂ شہادت کے بعد حضرت شہید مرحوم کے تمام بال بچوں اور سارے خاندان کو جس کے افراد کی تعداد مع خدام کے ایک سو کے قریب تھی فوج اور رسالہ کی حراست میں کابل لے جایا گیا جہاں سب کو توپی باغ میں نظر بند کر دیا گیا۔ یہ شروع سردی کا موسم تھا۔ وہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ نظر بند رکھنے کے بعد سب کو ترکستان کے علاقہ میں جلا وطن کر دیا گیا۔ اس وقت سخت سردی پڑ رہی تھی اور سامان کی کمی کی وجہ سے اس قافلہ کو سخت تکالیف اور مصائب برداشت کرنا پڑے"۔

(الفضل ۲۶/مارچ ۱۹۲۶ء)

☆......☆......☆......☆

کابل سے جانب ترکستان جلاوطن کئے جانے کا حکم

حضرت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

جب ہم کابل پہنچے تو کابل کی حکومت نے حاکم خوست کو لکھا کہ ان کی جائیداد کی مفصل رپورٹ لکھو تا کہ کابل میں سرکاری طور پر ان کی زمین کے بدلہ زمین دی جائے ۔ اس زمانہ میں افغانستان کا نائب السلطنت سردار نصراللہ خان تھا جو امیر حبیب اللہ خان کا چھوٹا بھائی تھا۔ یہ شخص پرلے درجے کا ظالم تھا جس کو تمام افغانستان کے لوگ ظالم کے نام سے مشہور کرتے تھے۔ اس نے ہزارہا بے گناہ کئی مواقع پر مروا دئے اور سینکڑوں مسلمان بے گناہ قید خانوں میں ڈالے اور سالہا سال تک اُن کی پڑتال نہ ہوا کرتی تھی۔ اس کو اس خاندان کے

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

ساتھ بڑی دشمنی تھی۔

جب اس نے دیکھا کہ ان کی جائیداد اس قدر زیادہ ہے کہ تمام سرکاری زمین کابل کی دے دی جائے تو پوری نہیں ہوگی۔ تو اس پر اس نے حکم دیا کہ ان کو جلاوطن کر کے جانب ترکستان بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کے صادر ہونے پر ہمیں سخت مصیبت کا سامنا ہوا۔

ہمارے خاندان کے علاوہ باقی تین خاندان جن کا احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا صرف رشتہ داری کی وجہ سے گرفتار تھے انہوں نے مشورہ کیا کہ ہم یہ درخواست بادشاہ کو پیش کرتے ہیں کہ مرنے والا مر گیا اور اس نے سزا بھگت لی ہم بالکل اس کے مذہب کے ساتھ متفق نہیں اس لئے ہمیں معاف فرمادیں۔ باقی تین خاندانوں کے لوگوں نے میرے بھائی محمد سعید سے کہا کہ درخواست میں آپ بھی شریک ہو جائیں ورنہ اس طرح تو ہمارا تمام خاندان دربدر ہو جائے گا مگر بھائی ان باتوں میں نہ آئے۔ محمد سعید نے باوجود کم عمری کے موت کو (سامنے) دیکھتے ہوئے کہہ دیا کہ آپ بے شک لکھ دیں کہ آپ واقعہ میں شریک نہیں ہیں۔ ہم بھگت لیں گے اور آپ لوگ اس پر رہا ہو جائیں گے۔

اس درخواست سے قبل کوتوال نے باقی تین خاندانوں کے نام اس فہرست سے نکال دئے تھے اور لکھا تھا کہ صرف ان کے خاص رشتہ داروں کو بھیجنا ہے۔ انہوں نے بیزاری نامہ بغیر احتیاط کے حکومت میں پیش کیا تھا تاکہ جلاوطنی سے بچ جائیں مگر عجیب اتفاق ہوا کہ حکومت میں ان کی درخواست پیش ہوئی تو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ نامنظور ہو گئی۔ اس پر مجبوراً کوتوال نے ان کے نام بھی شامل کر دئے اور تمام خاندان کو جانبِ ترکستان جانے کا حکم ہوا۔

روایت سید ابوالحسن قدسی صاحب۔
قلمی مسودہ ۱۹۳۷ء صفحہ ۲۹ تا ۳۱)

حضرت سید احمد نورؓ بیان کرتے ہیں:

"جس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کے اقارب گرفتار ہوئے اس وقت آپ کا خاندان خوست میں تھا۔ سنگساری کے حکم کے بعد تمام خاندان کے متعلق حکم ہوا کہ جلاوطن کر کے (جانب) بلخ بھیج دیا جائے اور تمام جائیداد ضبط کر لی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بلخ کے راستہ میں بہت تکلیف پہنچی۔ خوست سے کابل پچاس میل کا (فاصلہ ہے) اور کابل سے بلخ (جو ترکستان کی سرحد پر واقعہ ہے) تقریباً تین سو میل کے فاصلہ پر ہوگا سخت سردی تھی چھوٹے چھوٹے بچے ساتھ تھے"۔

(قلمی مسودہ روایت سید احمد نور صاحب صفحہ ۱۱۔۱۲)

☆......☆......☆......☆

کابل سے جانب ترکستان کا سفر

حضرت صاحبزادہ صاحب کے تمام خاندان یعنی چاروں گھرانوں کو جن کا پہلے ذکر آ چکا ہے حکومت افغانستان کی طرف سے جانب ترکستان سفر کرنے کا حکم ہوا۔ صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی بیان کرتے ہیں کہ سردی کا موسم تھا، سخت سردی تھی۔ ترکستان کابل سے قریباً تین سو میل کے فاصلہ پر (جانب شمال) واقعہ تھا۔ راستہ نہایت دشوار گزار اور بلند وخطرناک پہاڑوں میں سے جاتا تھا۔ کوئی ریل یا موٹر نہ جاتی تھی۔ مسلح فوجی سپاہی ساتھ روانہ کئے گئے۔ حکومت کی طرف سے خوراک وغیرہ کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ تمام خرچ خاندان نے اپنی طرف سے کیا۔

(قلمی مسودہ روایات صفحہ ۳۱)

فوجیوں کا نگران جمعدار سلطان علی کو مقرر کیا گیا تھا۔ یہ شخص شیعہ تھا۔ صاحبزادہ صاحب سید تھے اور انہوں نے ایک زمانہ میں شیعوں کے متعلق یہ فتویٰ جاری کیا تھا کہ یہ کافر نہیں ہیں، ان کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ صاحبزادہ صاحب کے علاوہ افغانستان کے دیگر علماء کا فتویٰ یہ تھا کہ شیعہ کافر ہیں۔ اور ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

اس سفر میں جمعدار سلطان علی کی وجہ سے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی اور اس نے ہماری خاصی مدد کی۔ (جب قیام ہوتا) تو رات کو خود گاؤں سے (ضرورت کے مطابق) سامان کا انتظام کر دیتا کیونکہ راستہ غیر آباد تھا۔ چونکہ راستہ میں خوراک وغیرہ کا خرچ ہمیں خود کرنا ہوتا تھا اس واسطے جمعدار سلطان علی کو خرچہ (میں کفایت) کا بھی بڑا خیال رہتا تھا۔ (قلمی مسودہ صفحہ ۵۲۔۵۳)

☆......☆......☆......☆

ترکستان میں آمد اور قیام

ترکستان سے مراد اس جگہ افغانستان کی مملکت کا وہ علاقہ ہے جو جانب شمال روسی ترکستان (ازبکستان) سے متصل تھا۔ سرحدی علاقہ ہونے کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ اگرچہ افغانستان کی حکومت کے ماتحت تھے لیکن ان کی زبان اور ثقافت پر ترکستان کے اثرات تھے۔ اس بنا پر اس کو ترکستان کہہ دیا جاتا تھا۔ (نوٹ از مرتب)

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ تقریباً ڈیڑھ مہینہ سفر کرنے کے بعد آخر بمشکل ترکستان پہنچے۔ وہاں مزار شریف کے شہر میں پہنچے تو باغِ ازغر (یا باغ اصغر) میں ڈیرہ لگادیا۔ سردی کا موسم اس میں گزرا۔ چار ماہ اس باغ میں رہے۔ یہاں باقاعدہ سرائے وغیرہ تھی۔ اس جگہ بھی اخراجات ہمارے اپنے تھے۔

کابل سے چودہ (فوجی) آدمی ہمارے ساتھ آئے تھے انہوں نے مزار شریف کی حدود میں آنے کی وجہ سے ہمیں یہاں کی کوتوالی کے سپرد کر دیا جنہوں نے سات آدمی ہماری نگرانی پر مقرر کر دئے اور جمعدار سلطان علی اور اس کے ساتھی فوجی وہاں سے واپس چلے گئے۔

جب ہم ترکستان میں پہنچے تو یہاں کا نائب الحکومت مر چکا تھا اور دوسرا نیا حاکم ابھی نہیں آیا تھا۔ اس وقت سرور نام ایک شخص جو (پہلے) وزیر مال تھا قائم مقام نائب السلطنت بنا تھا۔ یہ شخص پہلے سے صاحبزادگان کا واقف تھا کیونکہ صاحبزادگان کے پہلے سے حاکموں کے ساتھ تعلقات تھے۔ اس نے ہم سے بڑا اچھا سلوک کیا اور کچھ غلہ بھی بطور امداد کے دیا۔ اس شخص نے صاحبزادگان سے کہا کہ اس علاقہ میں جو جگہ آپ لوگوں کو آب وہوا وغیرہ کے لحاظ سے پسند ہو وہ جگہ آپ کی رہائش کے لئے دے دوں گا۔ اس طرح اس نے خاص امداد کی۔ اس پر ہم لوگوں نے ادھر ادھر آدمی بھیجے تاکہ جگہ تلاش کریں۔ ایک جگہ ہژدہ نہر کا علاقہ پسند آیا اس کے اندر نہر عبداللہ کی جگہ پسند کی گئی۔ اس میں ایک مقام قلعہ قرہ بخجلہ کو پسند کیا۔ قائم مقام نائب السلطنت سرور نے اس کی منظوری دے دی۔

اس اثناء میں اس علاقہ کے واسطے نائب الحکومت سردار عبداللہ خان طوخی مقرر ہو کر آیا۔ یہ شخص حضرت صاحبزادہ صاحب کے حالات سے واقف تھا اور سخت مخالف تھا۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۵۳،۵۴)

☆......☆......☆

مزار شریف کے پاس قلعہ قرہ بخجلہ درعلاقہ نہر عبداللہ وہژدہ نہر میں قیام

"یہاں جہاں ہم نے قیام کیا وہ امیر کابل کی حکومت کی آخری سرحد تھی۔ وہاں کے باشندوں نے پہلے تو ہمیں رہائش کے لئے مکان دینے سے انکار کر دیا اور گاؤں کے لوگ اس جگہ کے حاکم کے پاس گئے اور کہا کہ ہم ان لوگوں کو رہائش کے لئے جگہ نہیں دے سکتے۔

انکار کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ہم سے پہلے جو لوگ جلاوطن ہو کر کسی جرم کی سزا میں آتے تھے ان میں سے اکثر اصل باشندوں کے لئے کئی طرح کی تکالیف کا باعث بن جاتے تھے اور ان کو تنگ کرتے تھے۔ ہمارے متعلق بھی شروع میں ان کا اچھا خیال نہ تھا۔ اس پر حاکم نے یہ فیصلہ کیا کہ جس طرح ہو سکے ہم لوگ خرگاہوں یعنی خیموں کا انتظام کریں اور ان کے اندر گزارہ کریں۔ مخالف حاکم نے اسبارہ میں کوئی مدد نہ کی۔ اس پر ہم نے خیموں کا انتظام خود کیا اور ان میں رہنے لگے۔ ہماری حالت اس وقت ایک ایسے مسافر کی تھی جس کو گھر سے دور نکال دیا گیا ہو۔ کوئی خوراک وغیرہ نہ دی جائے، نہ آبادی میں رکھا جائے۔ قریباً دو ماہ اسی طرح گزرے۔

کچھ مدت کے بعد جب وہاں کے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ ہم اچھے اور شریف لوگ ہیں تو گاؤں کے لوگوں نے درخواست کی کہ آپ لوگ ہم سے مکان لے لیں۔ اس پر ہم نے ان سے چند مکان گروی لے لئے۔ جو مکانات ہم نے لئے ان کے اندر باغ تھا اور ہر طرح با آرام تھے۔

کچھ مدت کے بعد حکومت افغانستان نے ہمارے لئے بالکل قلیل رقم منظور کی اور وہ بھی بطور قرضہ"۔ (قلمی مسودہ صفحہ ۳۲،۳۳، ۵۳ تا ۵۵)

☆......☆......☆......☆

جلاوطنی میں روپیہ کا ختم ہو جانا اور اخراجات کی سبیل

"کچھ عرصہ کے بعد جو رقم ہمارے پاس تھی سب کی سب ختم ہو گئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی انتظام خرچ کا نہ ہوا۔ اس لئے ہم نے مشورہ کر کے اپنا ایک نوکر پرائیویٹ طور پر علاقہ بنّوں میں بھجوایا جو انگریزی حکومت میں تھا اور جہاں ہماری جائیداد تھی۔ باقی خاندان نے بھی ہمارے نوکر کو خط دے دئے تاکہ تمام خاندان اپنے لئے خرچ اپنے اپنے رشتہ داروں سے منگوالیں۔

اس وقت تک ان لوگوں کو جو بنّوں میں تھے ہمارے حالات کا کچھ پتہ نہ تھا۔ نہ ان کو علم تھا کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ جب ہمارا آدمی وہاں پہنچا تب انہیں حالات اور ہماری مصیبت اور خرچ کی ضرورت کا پتہ چلا۔ ان کو بہت رنج ہوا۔ انہوں نے فوراً روپیہ کا بندوبست کیا، تمام غلہ وغیرہ فروخت کر کے تقریباً تین ہزار روپیہ مہیا کیا۔ اسی طرح باقیوں نے بھی روپیہ جمع کیا اور یہ تمام روپیہ بنّوں میں جمع کر دیا گیا۔ یہاں کے ہندوؤں کا کابل کے ساتھ کافی کاروباری تعلق تھا وہاں کے لئے چیک لے لیا کہ اتنی رقم دے دی جائے اور کچھ نقدی نوٹوں کی صورت میں ساتھ لے لی۔ اس طرح ہمارے گزارہ کا بندوبست ہو گیا ورنہ جب تک یہ رقم نہ ملی ہم مکان بھی رہائش کے لئے نہ لے سکتے تھے۔ کیونکہ جلاوطنی کی حالت میں جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے حکومت نے نہ صرف یہ کہ خود کوئی مدد نہ کی بلکہ حکومت کا یہ حکم بھی تھا کہ ان کو کسی قسم کی مدد نہ دی جائے۔ اس لئے افغانستان کی حکومت میں بڑے بڑے لوگ جو ہمارے واقف تھے جو ہماری مدد اور خدمت نہایت شوق سے کرتے مگر حکومت کے حکم اور احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے یہ بہت ڈرے ہوئے تھے اس لئے وہ جرأت نہ کر سکے۔ اور جتنا ہی کوئی امیر ہوتا احمدیوں یا احمدیت سے دور بھاگتا تھا۔ (روایت سید ابوالحسن قدسی صاحب از قلمی مسودہ صفحہ ۳۱ تا ۳۴)

"خاندان کے ایک فرد جو گرفتاری کے وقت علاقہ انگریزی میں تھے اور بنّوں کے ضلع میں خاندان کی جو جائیداد ہے اس کا انتظام کرتے تھے وہ اس جائیداد کی آمدنی وہاں پہنچاتے رہے جس سے گزارہ ہوتا تھا"۔ (اخبار الفضل ۲۶ر مارچ ۱۹۲۶ء)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

جماعت کو قرآنی انوار سے حصہ لینا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"آپ میری اس بات کو یاد رکھیں کہ جب تک ہم قرآن کریم کو مضبوطی سے نہ پکڑیں، اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ بنائیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں اس وقت تک ہم اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور جماعت احمدیہ قائم ہوئی"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

خطبہ جمعہ

مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ اگلی صدی میں فضا تبدیل ہونے والی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حیرت انگیز تائیدی نشانات دکھلائے جائیں گے

بہت ہی عظیم کام ہم نے کرنے ہیں جن کے لئے اگلی صدی کا دور مقدر ہو چکا ہے اور بہت سی نئی ذمہ داریاں ہم پر ڈالی جانے والی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۷؍مارچ ۱۹۸۹ء ۱۷؍امان ۱۳۶۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا. فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفاً . لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا. يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ . وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا﴾۔(سورۃ طٰہٰ: آیات ۱۰۶ تا ۱۰۹)

جس طرح ہر سال رمضان شریف میں آخری دنوں میں ایک جمعہ آتا ہے جسے ہم جمعۃ الوداع کہا کرتے ہیں، اسی طرح احمدیت کی پہلی صدی کے آخر پر آج یہ وہ جمعہ ہے جسے ہم اس صدی کا جمعۃ الوداع کہہ سکتے ہیں۔ جوں جوں وقت قریب آرہا ہے دل کی دھڑکنیں تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہیں اور آج ہی صبح ہالینڈ کے امیر صاحب نے فون پر ایک بات کرنی تھی، جو ہالینڈ ہی کے باشندے ہیں، تو انہوں نے بھی بے ساختہ یہ کہا کہ اب تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے تیز رفتار گاڑی میں بیٹھ کر ہم اگلی صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ جیسے ہوائی جہاز جب ائرپورٹ پر اتر رہا ہوتا ہے تو اس وقت رفتار کا زیادہ احساس ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ جب وہ ہوا میں اڑ رہا ہو۔ اس وقت صرف یہی محسوس نہیں ہوتا کہ انسان جہاز میں بیٹھا ہوا ائرپورٹ کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ائرپورٹ بھی بڑی تیزی کے ساتھ اس جہاز کی طرف بڑھ رہی ہے جس میں مسافر سفر کرتے ہیں۔ تو اس وقت تو ویسی ہی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ اور تمام دنیا سے احمدی مردوں، عورتوں، بچوں کے جو خطوط مل رہے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا کے احمدیوں کے دلوں میں ایک عظیم ہیجان برپا ہے۔ سارے ہی بہت تیزی کے ساتھ مختلف رنگ میں اگلی صدی میں داخل ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور مختلف ممالک کے لوگ اپنی اپنی زبانوں میں مختلف نغمے بنا رہے ہیں جو انصار بھی پڑھ کر ریکارڈ کر کے بھجوا رہے ہیں، خدام بھی بھجوا رہے ہیں، لجنات بھی، ناصرات بھی اور انگلستان سے متعلق بھی مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں بھی ایسے نغمات تیار کئے گئے ہیں۔ تو ایسے نغمات کے دن آنے والے ہیں جن میں ہم خدا کی حمد کے ترانے گائیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجیں گے اور اسی طرح حمد و ثناء کے ساتھ اور درود پڑھتے ہوئے اور درود کے راگ الاپتے ہوئے اور خدا کی حمد کے گیت گاتے ہوئے ہم انشاء اللہ اگلی صدی میں داخل ہونگے۔

مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ اگلی صدی میں فضا تبدیل ہونے والی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حیرت انگیز تائیدی نشانات دکھلائے جائیں گے۔ بہت ہی عظیم کام ہم نے کرنے ہیں جن کے لئے اگلی صدی کا دور مقدر ہو چکا ہے اور بہت سی نئی ذمہ داریاں ہم پر ڈالی جانے والی ہیں جن کے لئے ہم اپنے آپ کو جہاں تک توفیق ہے تیار کر رہے ہیں۔ لیکن جو کام درپیش ہے اور جو مشکلات سامنے ہیں ان کو دیکھ کر بسا اوقات یہ محسوس ہوتا ہے جیسے عظیم الشان پہاڑ سامنے کھڑے ہیں جن کو سر کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور وہ پہاڑ ایسے ہیں جو بڑے تکبر کے ساتھ اپنی چوٹیوں کے سر بلند کئے ہوئے ہمیں اس طرح حقارت سے دیکھ رہے ہیں اور اس طرح چیلنج دے رہے ہیں کہ تم کون ہو اور ہوتے کیا ہو کہ ہماری بلندیوں کو فتح کرنے اور سر کرنے کے ارادے باندھ رہے ہو، چاروں طرف یہی عالم ہے۔ ہر طرف سے احمدیت کے لئے روکیں کھڑی کی جارہی ہیں اور راستے کی تمام روکیں جو پہلے تھیں ان کو بلند تر کیا جارہا ہے۔ پہلے افراد یہ دعوے کیا کرتے تھے کہ ہم احمدیت کو مٹا دیں گے اور ایسے منصوبے باندھا کرتے تھے، پھر گروہوں نے یہ کام شروع کیا، پھر ملک ملک کے گروہ اکٹھے ہوئے اور اب حکومتوں نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور حکومتوں کے گروہ اس بات پر اکٹھے ہو رہے ہیں کہ جس طرح بھی بن سکے، احمدیت کی راہ روک دی جائے اور ان کی ترقی کی تمام راہیں مسدود کر دی جائیں۔

ایسے حالات میں بعض کمزور دل یہ سوچ سکتے ہیں کہ ہماری یہ خوش فہمی ہے کہ ہم بڑے بڑے دعوے کر کے اپنے دل بڑھاتے ہیں لیکن دل بڑھانے کے ساتھ ضروری تو نہیں کہ ہماری قدو قامت بھی بڑھ جائے اور بلند دعویٰ کرنے سے یہ نتیجہ تو نہیں نکلتا کہ ہم میں عظیم الشان طاقت بھی پیدا ہو جائے۔ ایک پہلو سے ان کی یہ بات درست ہے اور یقیناً درست ہے کہ نہ تو دل بڑھانے سے قد اونچے ہو جایا کرتے ہیں، نہ قوت کی باتیں کرنے سے جسموں میں توانائی پیدا ہو جاتی ہے لیکن جس دنیا میں ہم یہ دعاوی کر رہے ہیں وہ دنیا عام دنیا سے مختلف دنیا ہے۔ وہ دنیا مذہب کی دنیا ہے اور وہ دنیا ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے دنیا سے بالکل الگ ایک تاریخ پیش کی ہے اور ہمارے سامنے ایسے قوانین کھول کر رکھے ہیں جن کا اطلاق مذہب کی دنیا پر ہوتا ہے اور یہ قوانین صرف مذہبی دنیا سے تعلق نہیں رکھتے۔ جب دوسری دنیا کے قوانین ان قوانین سے ٹکراتے ہیں تو ان قوانین کو بالادستی عطا کی جاتی ہے اور ان سے ٹکرا کر وہ دوسرے قوانین پاش پاش کر دئے جاتے ہیں۔ یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے بار بار کھول کر رکھا ہے۔

پس ہمارے بلند بانگ دعاوی دیوانوں کی بڑ نہیں ہیں بلکہ ایسے فرزانوں کی باتیں ہیں جن کے پیچھے خدا کا کلام ہے اور ان کی پشت پناہی کر رہا ہے اور جن کے پیچھے انبیاء کی تمام تاریخ کھڑی ہے اور انہیں جرأت اور حوصلے دلا رہی ہے کہ آگے بڑھو۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتی۔ تمہارے مقدر میں آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے۔ اس لئے خدا پر توکل کرتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے بے خوف آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ قرآن کریم کی جس آیت کی مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے جب دعویٰ کیا کہ مَیں تمہاری نظر میں عرب کا ایک عام اُمّی باشندہ ہوں اور تم جب مجھ سے یہ باتیں سنتے ہو کہ مَیں عرب کو فتح کروں گا تو تم بڑی حقارت سے دیکھتے ہو اور آپس میں جب مجلسیں لگاتے ہو تو مجھے دیوانہ کہتے ہو۔ کہتے ہو کیسی عجیب عجیب باتیں کرتا ہے لیکن تم عرب کی فتح پر متعجب ہو رہے ہو، مجھے خدا نے تمام دنیا کی فتح کے وعدے دئے ہیں اور تمام عالم کو میری صداقت کے اقدام کے نیچے بچھا دیا جائے گا۔ یہ دعویٰ تھا جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبان سے دنیا نے سنا تو اور بھی زیادہ تعجب اور استہزاء اور تمسخر کا سلوک ان کے ساتھ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے —— اس وقت دنیا کی کیا کیفیت تھی اور وہ کیا کیا سوال حضور اکرمؐ سے کیا کرتے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان کے مقابل پر کیا کیا حالت تھی اور خدا تعالیٰ سے کس طرح وہ روز عظیم الشان خوشخبریاں سنا کرتے تھے —— اس مضمون کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔

فرمایا: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ﴾ کہ اے محمدؐ! تجھ سے وہ پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ ایک عرب کے پہاڑ کی بات نہیں ہو رہی تُو تو یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ تمام دنیا کے پہاڑوں کو فتح

کرے گا، اس لئے اب عربوں کا سوال ایک پہاڑ کے متعلق نہیں رہا، وہ تجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا اس دنیا کے تمام عظیم پہاڑوں کی روکوں کو تم چکنا چُور کر دو گے۔ کیا ان تمام مشکلات پر غالب آجاؤ گے۔ بڑی عظیم الشان سلطنتیں تھیں جو عرب کے دائیں بھی کھڑی تھیں اور بائیں بھی کھڑی تھیں۔ ایک طرف سلطنت روم کا پہاڑ تھا جو چوٹی در چوٹی، سلسلہ وار ہزاروں میل تک پھیلا پڑا تھا اور دوسری طرف کسریٰ کی حکومت کا پہاڑ تھا جو چوٹی در چوٹی سلسلہ وار ہزاروں میل تک پھیلا پڑا تھا۔ پھر اس کے بعد دنیا کی اور عظیم الشان طاقتیں تھیں۔ چین کی سلطنت بھی تھی جس کے قصّے عرب تک پہنچا کرتے تھے لیکن جس سے بہت کم لوگوں کو ذاتی شناسائی تھی۔ تو عربوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دعویٰ سنا تو ان کی توجہ یقیناً ان تمام طاقتوں کی طرف منتقل ہوئی ہوگی اور انہوں نے سوچا ہوگا کہ یہ کیسے دعوے کر رہا ہے۔ ہمارے سامنے تو بالکل کمزور اور بے بس اور طاقت سے عاری دکھائی دے رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مَیں تمام دنیا کے پہاڑوں کو فتح کر لوں گا۔ تو اس منظر کو ایک کلمے میں محفوظ کرتے ہوئے قرآن کریم اس کی تصویر کشی اس طرح فرماتا ہے۔ ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ﴾ اے محمدؐ! تجھ سے وہ بہت سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں ۔﴿فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا﴾ ان سے کہہ دو وہاں مجھے طاقت نہیں

ہمارے بلند بانگ دعاوی دیوانوں کی بڑ نہیں ہیں بلکہ ایسے فرزانوں کی باتیں ہیں جن کے پیچھے خدا کا کلام ہے اور ان کی پشت پناہی کر رہا ہے اور جن کے پیچھے انبیاء کی تمام تاریخ کھڑی ہے اور انہیں جرأت اور حوصلے دلا رہی ہے کہ آگے بڑھو۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتی۔ تمہارے مقدر میں آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے۔ اس لئے خدا پر توکل کرتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے بے خوف آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔

ہے کہ مَیں ان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر سکوں لیکن ﴿يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا﴾ میرا خدا، میرا رب ان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔ ﴿فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا﴾ اور انہیں ایک چٹیل میدان بنا دے گا ۔﴿لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا﴾ ان پہاڑوں میں پھر نہ کوئی موڑ تم دیکھو گے، نہ کوئی کجی نظر آئے گی اور نہ کوئی بلندی دکھائی دے گی۔ یہ تمام کے تمام پہاڑ ایک چٹیل میدان کی طرح زمین کے ساتھ ہموار اور برابر کر دئے جائیں گے۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ ہاں یہ دن ہوگا جب وہ داعی محمد مصطفیٰؐ کی غلامی کے لئے تیار ہو چکے ہونگے اور اس کی اطاعت کے سوا ان کے پاس چارہ نہیں رہے گا۔ ﴿لَا عِوَجَ لَهٗ﴾ جس میں تم کوئی کجی نہیں دیکھو گے۔ ہر لحاظ سے سیدھا، ہر لحاظ سے صراط مستقیم پر قائم اور کسی پہلو سے بھی تم اگر تلاش کرنے کی کوشش کرو تو اس کے کردار میں تمہیں کوئی کمی، کوئی کجی دکھائی نہیں دے گی۔ ﴿وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا﴾ اس وقت یہ آوازیں جو آج بڑی بڑی باتیں کر رہی ہیں اور بلند ہو رہی ہیں اور پہاڑوں کی بلندیوں کے قصے کرتی ہیں خود اتنی دھیمی ہو جائیں گی اور خدا کے خوف سے اس طرح دب جائیں گی کہ تمہیں سوائے سرگوشیوں کے ان لوگوں کی کوئی آواز پھر سنائی نہیں دے گی۔

یہ وہ وعدہ ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے چودہ سو سال پہلے کیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہی ہم نے واقعۃً عظیم الشان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتے دیکھا اور وہ اسلام کے گھوڑوں کے سامنے چٹیل میدان بن گئے۔ اسلام کا پیغام دندناتا ہوا ان کے سینوں پر سے راہیں نکالتا ہوا اگلی دنیا کی طرف بڑھتا رہا تو جو پیشگوئی ایک دفعہ تاریخ عالم نے لفظاً لفظاً بعینہٖ پورا ہوتی دیکھ لی ہے کیوں تم تعجب کرتے ہو کہ اس پیشگوئی کا دوبارہ ظہور نہیں ہوگا۔ گویا یہ اپنی منزل تک پہنچے بغیر آدھے رستے میں تھک کر بیٹھ جائے گی، ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔

اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو یاد رکھنا اور ان کے احسانات کو یاد رکھ کے ان کے لئے دعائیں کرنا یہ ایک ایسا اچھا خلق ہے کہ اس خلق کو ہمیں صرف اجتماعی طور پر نہیں بلکہ ہر گھر میں رائج کرنا چاہئے۔

آج بھی یقیناً دنیا کی عظیم الشان سلطنتوں کے پہاڑ اسلام کی راہ روکے کھڑے ہیں۔ آج بھی بے شک ہمیں اتنی بھی طاقت ان کے مقابل پر نہیں جتنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عرب غلاموں کو دنیا کی دیگر عظیم الشان سلطنتوں کے مقابل پر حاصل تھی۔ لیکن آج بھی وہی خدا ہے، وہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خدا ہے جو ۱۴۰۰ سال پہلے تھا۔ اور ہم نہیں، ہمارا خدا ان پہاڑوں کے ضرور ریزے ریزے کر دے گا اور مَیں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اگلی صدی میں تم یہ نظارے دیکھو گے کہ عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ہموار میدانوں کی طرح تمہارے سامنے بچھا دئے جائیں گے اور احمدیت کی فتح کے گھوڑے اور اسلام کی فتح کے گھوڑے دندناتے ہوئے ان کی چھاتی کے اوپر سے گزرتے چلے جائیں گے اور پھر اگلی دنیاؤں کو فتح اور پھر مزید اگلی دنیاؤں کو فتح کرتے چلے جائیں گے۔

پس پہاڑوں کو ریزہ ریزہ ہوتے دیکھنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اور مذہبی دنیا میں ایسا ہوتا آیا ہے اور یہ خدا کی طاقت ہے جو ایسا کرتی ہے۔ اس مضمون پر غور کرنے سے جہاں عظیم حوصلے ہم میں پیدا ہوتے ہیں، یقین پیدا ہوتا ہے، ہمارے عزائم کے سر بلند ہوتے ہیں، وہاں انکساری کے سر جھکتے بھی ہیں، وہاں عجز کے نئے سبق بھی ہم سیکھتے ہیں، وہاں ہمیں یہ پیغام بھی ملتا ہے کہ ہم اپنی طاقت سے، اپنی حکمتوں اور اپنی ہوشیاریوں کے بل بوتے پر دنیا میں کوئی کام سرانجام نہیں دے سکیں گے ۔﴿يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا﴾ اگر ہمارے مقابل پر عظیم طاقتوں کو کوئی طاقت شکست دے گی تو وہ ہمارے رب کی طاقت ہے، اور ہماری اپنی طاقت نہیں ہے۔ پس اگر اس پیغام کو تم نے بھلا دیا تو کوئی پہاڑ تمہارے لئے سر نہیں جھکائے گا۔ کسی پہاڑ کو فتح کرنے کی تم مقدرت نہیں رکھو گے۔ اس لئے اسلام کی سربلندی کی خاطر اس صدی سے اپنے سر جھکا کر نکلو اور اگلی صدی میں اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے سر جھکا کر داخل ہو۔ عجز و انکسار کے ساتھ داخل ہو۔ دعائیں کرتے ہوئے داخل ہو۔ خوشیوں کے گیت ضرور گاؤ لیکن اس کامل یقین کے ساتھ کہ ہمارا ایک خدا ہے جو ہماری پشت پناہی کے لئے کھڑا ہے اور ہم میں کوئی بھی طاقت نہیں، جب تک اس خدا کی نصرت ہماری مدد کو نہ آئے ہم ایک انگلی ہلانے کی طاقت بھی نہیں رکھتے، ایک قدم بھی آگے بڑھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہمارا سانس لینا بھی اپنی طاقت میں نہیں ہے۔ یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کا اذن جاری ہو۔ اگر اس عجز کے ساتھ آگے بڑھو گے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہیں ایسے نظارے دکھائے گی کہ نہایت عاجز اور حقیر چیزیں دنیا میں عجیب عظمتیں پا گئیں۔ ایک نظارہ تو تم نے یہ دیکھا کہ پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کیا گیا اور ذروں میں تبدیل کر دیا گیا۔ وہی خدا کی تقدیر جو یہ عظیم الشان کام کر کے دکھاتی ہے وہ ایسے نظارے بھی تو دکھاتی ہے کہ ریزوں کے پہاڑ بنا دئے گئے اور ذروں کو بلندیاں عطا کی گئیں اور عظمتیں بخشی گئیں۔

پس جہاں تک غیروں کے، محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کے مٹنے کا تعلق ہے یاد رکھو! کہ خدا اُن کو مٹائے گا اور تم سے نہیں مٹائے جا سکتے۔ جہاں تک تمہارا عظمتیں حاصل کرنے کا تعلق ہے یاد رکھو خدا ہی کے ہاتھ میں یہ عظمتیں ہیں لیکن وہ صرف عاجز بندوں کو یہ عظمتیں عطا کیا کرتا ہے۔ اور ایسا ہونا کہ ذرے پہاڑ بن جائیں، کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ سمندر میں گھونگوں کی کیا حیثیت ہوا کرتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان سمندر ہیں جن کے مقابل پر سمندر کے گھونگے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ چھوٹی چھوٹی زندگی کی قسمیں ہیں جو بالکل حقیر ہیں۔ دنیا کی زندگی کی دوسری تمام قسمیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ اور ان کو اپنی خوراک بنا لیا کرتی ہیں۔ بے رفتار، دشمن سے بھاگنے کی بھی ان کو طاقت نہیں ہوتی، کسی پر حملہ کرنے کی ان کو طاقت نہیں۔ زندگی کی کمزور ترین صورتوں میں سے ایک صورت ہے اور حجم بھی بالکل معمولی، ادنیٰ سا۔ سمندر کی لہریں کبھی کبھی ان گھونگوں کو ساحل پر پھینک دیا کرتی ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ چھوٹے سے چھوٹا، کمزور سے کمزور بچہ بھی ان پر ہاتھ ڈالتا ہے، ان کو اپنے دفاع کی طاقت نہیں ہوتی۔ وہی گھونگے ہیں جو عجز و انکساری کے ساتھ جانیں دیتے ہوئے سمندر کے فرشوں پر، سمندر کی زمینوں پر ایک کے بعد دوسرا اگرتا چلا جاتا ہے اور وہ ایک زندگی میں نہیں، دو زندگیوں میں نہیں، ہزاروں لاکھوں نسلوں میں بھی یہ امید نہیں کر سکتے، اتنے کمزور ہیں اور اتنے چھوٹے ہیں کہ کبھی ان کا سر سمندر کی لہروں کی سطح پر باہر بلند ہو سکے گا۔ لیکن کامل استقلال کے ساتھ مسلسل ان کی ایک نسل اور پھر دوسری نسل اور پھر تیسری نسل مر مر کر سمندر کی تہہ بھرتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ ایک ایسا وقت آتا ہے کہ سمندر کی سطح سے ان کا سر واقعۃً بلند ہو جاتا ہے اور زندگی کی دوسری قسمیں وہاں امن ڈھونڈتی ہیں اور ان کی قبروں پر نئی زمینیں اور نئی کائناتیں بنتی ہیں۔ نئے جزیرے وجود پذیر ہوتے ہیں۔ تو ہماری حیثیت اگر گھونگوں سے بڑھ کر نہ ہو،

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تب بھی مضائقہ نہیں۔ اگر ہم میں اپنی دفاع کی کوئی طاقت نہ ہو تب بھی فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہاں ایک چیز کی ضرورت ہے۔ عزم کی اور یقین کی اور جدّوجہدِ مسلسل کی۔ پیہم، مسلسل سعی کرتے چلے جائیں اور یہ جان لیں کہ گھونگوں کے جزیرے بھی بنی نوع انسان کے لئے فائدہ بخش ہوتے ہیں لیکن آپ کی نعشوں پر، آپ کی نسلوں کی نعشوں پر اسلام کے جو جزیرے تعمیر ہونگے ان سے بڑھ کر فائدہ مند جزیرے کبھی دنیا کے لئے کوئی نہیں بنائے گئے۔ لیکن آپ کا مقابلہ کسی ایک سمندر کے ایک حصے سے نہیں ہے۔ بدی کا پانی آج تمام دنیا کی خُشکیوں میں غرق کر چکا ہے۔ آپ کو مسلسل ایسی قربانیاں دینی ہونگی کہ ایک یا دو جزیرے نہیں بنانے ہونگے بلکہ نئی زمینیں تعمیر کرنی ہونگی اور نئی زمینیں بعد میں بنا کرتی ہیں، پہلے خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے آسمان بنائے جاتے ہیں۔

پس آسمان سے اپنا تعلق جوڑلو اور کامل یقین رکھو اور پورا توکل کرو اور انکساری کا دامن تھام لو اور مسلسل جدوجہد کرتے چلے جاؤ۔ اس بات سے بے نیاز ہو جاؤ کہ تم آج فتح کا منہ کیوں نہیں دیکھ رہے یا کل فتح کا منہ کیوں نہیں دیکھ رہے۔ تمہاری نسلوں کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کیوں اور انتظار کروا رہی ہے۔ ان سب باتوں سے بے نیاز ہو جاؤ۔ تمہاری فتح کا دن وہ دن ہے جب اسلام کی خاطر تم قربان ہو جاؤ گے۔ ہم میں سے ہر وہ شخص جو اسلام کی راہ میں قربانیاں دیتے ہوئے اپنے وجود کو کھو دیتا ہے وہ دن، جس دن اُس نے اپنے وجود کو کھویا، اس کی فتح کا دن ہے۔ یہی وہ راز تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو سکھا دیا تھا اور پھر اس کے بعد اسلام کے لئے کسی شکست کا کوئی سوال باقی نہیں رہا تھا۔

دنیا کی کوئی طاقت تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتی۔ تمہارے مقدر میں آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے۔ اس لئے خدا پر توکل کرتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے بے خوف آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔

ایک موقع پر ایک صحابی کو جب دشمنوں نے گھیرا ہوا تھا تو پیشتر اس کے کہ وہ جلّاد نیزہ مار کر ان کو شہید کرتے۔ جب وہ جلاد نیزہ مارتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہا تھا تو انہوں نے بڑے زور سے نعرہ لگایا "فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَةِ"، "فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَةِ" کہ مَیں کامیاب ہو گیا، ربِ کعبہ کی قسم! مَیں کامیاب ہو گیا۔ حیرت اور استعجاب سے ان لوگوں نے اس آواز کو سنا جو ایک شہید ہونے والے کے آخری لمحوں کی آواز تھی۔ اور وہ بعض دلوں میں ایسا ڈوب گئی کہ ان کو چین نہیں آیا جب تک انہوں نے اسلام کے متعلق مزید تحقیق کر کے اس کو سچا پاتے ہوئے اس کو قبول نہ کر لیا۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فتح کا جو ایک راز اپنے غلاموں کو سکھا دیا تھا وہ یہی راز تھا کہ تمہاری فتح کا دن وہ دن ہے جب تم خدا کے حضور اپنا سب کچھ پیش کر دو۔ پھر اس بات سے بے نیاز ہو جاؤ کہ تمہاری نسلیں کیا دیکھتی ہیں اور کیا نہیں دیکھتیں۔ پس اس عزم کے ساتھ آگے بڑھو۔ مَیں جانتا ہوں کہ خدا کی تقدیر ضرور اور ضرور عظیم الشان فتوحات دکھائے گی لیکن مَیں یہ تعلیم دیتا ہوں اور یہ مَیں قرآن اور محمد مصطفیٰ کی تعلیم آپ کو دیتا ہوں۔ اپنی طرف سے نہیں دے رہا کہ ان فتوحات کی لالچ میں آگے نہ بڑھو، ان فتوحات کی حرص لے کر آگے نہ بڑھو کیونکہ حقیقی اور اصلی اور دائمی فتح تمہاری قربانی کا دن ہے اور تمہاری قربانی کی فتح ہے۔

تمہاری فتح کا دن وہ دن ہے جب اسلام کی خاطر تم قربان ہو جاؤ گے۔

پس اپنے قربانی کے لئے حوصلے بلند کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر قربانی کے ارادے اور منّتیں باندھتے ہوئے اگلی صدی میں داخل ہو اور خدا سے یہ عرض کرو کہ جب بھی ہماری واپسی کا وقت آئے تیرے حضور ہم فلاح پانے والوں میں شامل ہوں۔ اگر ایسا کر لوگے تو ہر آن، ہر قدم فتح ہی کا دن ہے۔ ہر لحہ ہماری فتح کا لمحہ ہو گا۔ ہم میں نئے آنے والے بھی فاتحانہ شان سے اس دنیا میں داخل ہو رہے ہونگے۔ ہم میں سے وہ جو اس دنیا سے جدا ہو رہے ہونگے وہ بھی فاتحانہ شان سے اس دنیا سے جدا ہو رہے ہونگے۔ یہ وہ جماعت ہو گی جس کو دنیا کی کوئی طاقت مفتوح اور مغلوب نہیں کر سکے گی۔

جہاں مَیں نے گھونگوں کی مثال دے کر آپ کو یہ یاد دلایا اور ایک نظارہ قانونِ قدرت سے دکھایا کہ مرنے والے حقیر لوگ بھی، قربانیاں دینے والے بالکل بے حقیقت ذرّات بھی جب استقلال کے ساتھ، مستقل جدوجہد کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے چلے جاتے ہیں تو ان قربانیوں کو ضرور سربلندی عطا کی جاتی ہے عظیم سمندروں پر ان کو فتح یاب کیا جاتا ہے، وہاں اس خطبے کو ختم کرنے سے پہلے مَیں اس امر کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جزیرے کا وہ حصہ جو سمندر سے باہر سر نکالتا ہے اگر اپنی بلندی پر مغرور ہو جائے اور اپنی بلندی کا مقابلہ ان حقیر ذرات کی پستی سے کرنے لگے جو اس کو سمندر کی تہہ میں ارب ہا ارب ٹن وزن کے نیچے دبے ہوئے دکھائی دیتے ہوں گے تو کیسی جہالت کی بات ہو گی۔ وہ پہلی نسل گھونگوں کی جو سمندر کی تہہ میں بظاہر بغیر کسی نظر آنے والے مقصد کے اپنی لاشیں بچھا دیتی ہے وہ اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ اس کی آئندہ نسلیں ضرور فتحیاب ہونگی اور سب سے بڑی فتح پانے والی نسل وہی نسل ہے جو سب سے پہلے ترقی کے سلیقے سکھاتی ہے۔ قربانی کے رستوں سے گزرنے کے آداب بتاتی ہے، اس کے اوپر جتنی بھی کوئی عمارت بلند ہوتی چلی جائے وہ ساری ہمیشہ ہمیش کے لئے اس ادنیٰ، پست، پہلی سطح کی ممنونِ احسان رہتی ہے۔

بہت ہی عظیم کام ہم نے کرنے ہیں جن کے لئے اگلی صدی کا دور مقدر ہو چکا ہے اور بہت سی نئی ذمہ داریاں ہم پر ڈالی جانے والی ہیں۔

پس اپنے ان بزرگوں کے احسانات کو نہ بھولیں۔ خواہ وہ آج سے سو سال پہلے گزر گئے یا چند دن پہلے گزرے یا چند لمحے پہلے گزرے۔ خواہ اس صدی میں گزرے یا چودہ سو سال پہلے گزرے۔ وہ سارے قربانی کے گھونگے جو خدا کی راہ میں اپنی جانیں بچھاتے رہے۔ جن پر اسلام کی بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوئیں اور یہ عظیم الشان جزیرے ابھرے۔ وہ لوگ ہماری دعاؤں کے خاص حقدار اور محتاج ہیں۔ وہ محتاج نہیں، ہم محتاج ہیں کہ ان کے لئے دعائیں کریں اور وہ حقدار ہیں کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں اور ان کے تصور سے ہم وہ عرفان حاصل کریں جو انکساری کے لئے ضروری ہوا کرتا ہے۔

انکساری محض زبان سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ یاد رکھیں! بڑے بڑے ایسے متکبر لوگ ہیں جو اپنی شان بتانے کے لئے کہا کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی چیز بھی نہیں۔ بڑے بڑے ایسے ساہوکار اور امیر اور کارخانے دار ہیں بعض جو اپنی شان اس طرح بناتے ہیں کہ مجلس میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ ہم تو ایک مزدور ہیں۔ ہماری زندگی تو سارا وقت روزانہ مزدوری کرتے گزرتی ہے۔ تمہیں کیا پتہ ہم کیا لوگ ہیں، اور وہ سمجھتے ہیں اسی میں شان ہے۔ ایک کروڑ پتی مزدور ہے جو لاکھوں مزدوروں پر حکومت کر رہا ہے۔ ایسی انکسار کی باتیں جھوٹی اور مصنوعی اور بے حقیقت ہیں۔ منکسر بننے کے لئے بھی عرفان کی ضرورت ہے اور اگر آپ اپنے پرانے بزرگوں کو ان عظمتوں کے وقت یاد رکھیں گے جو آپ کو خدا کے فضل عطا کرتے ہیں تو آپ کو حقیقی انکساری کا عرفان نصیب ہو گا۔ تب آپ جان لیں گے کہ آپ اپنی ذات میں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے۔

وہ لوگ جو سب سے پہلے آئے، جنہوں نے نیکی کے اطوار سکھائے، جنہوں نے تمہیں قربانیوں کے اسلوب بتائے، جنہوں نے وہ ادائیں سکھائیں جو خدا کی نظر کو محبوب ہوا کرتی ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو اس صدی میں داخل ہوتے وقت سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ان کے ذکر کو بلند کریں جس طرح خدا اور رسول کے ذکر کو بلند کرتے ہیں۔

اس ضمن میں مَیں نے اس سے پہلے اپنے افریقہ کے دورے میں ایک ہدایت دی تھی (معلوم نہیں کس حد تک اس پر عمل ہوا) کہ اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو یاد رکھنا اور ان کے احسانات کو یاد رکھ کے ان کے لئے دعائیں کرنا یہ ایک ایسا اچھا خُلق ہے کہ اس خُلق کو ہمیں صرف اجتماعی طور پر نہیں بلکہ ہر گھر میں رائج کرنا چاہئے۔ چنانچہ غالباً کینیا کی بات ہے، وہاں مَیں نے ایک کمیٹی بٹھائی کہ وہ سارے بزرگ جو پہلے کینیا پہنچے تھے، جنہوں نے یہاں آکر قربانیاں دیں، جماعت کی بنیادیں استوار کیں، ان کے حالات اکٹھے کرو، ان حالات کو زندہ رکھنا تمہارا فرض ہے ورنہ تم زندہ نہیں رہ سکو گے اور مجھے تعجب ہوا اور بڑا دکھ آمیز تعجب ہوا جب مَیں نے ان نوجوان نسلوں سے ان کے آباء و اجداد کے متعلق پوچھا تو پتہ لگا کہ اکثر کو کچھ پتہ نہیں۔ نام جانتے ہیں، یہ پتہ تھا کہ فلاں زمانے میں کوئی صاحب آئے تھے۔ بعضوں کو یہ بھی پتہ تھا کہ اس کی قبر کہاں ہے، بعضوں کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ اس کی قبر کہاں ہے۔ وہ دادا جو کسی وقت آیا تھا یا پڑدادا جو کسی وقت آیا تھا وہ کہاں چلا گیا۔ بعضوں کو یہاں تک علم نہیں تھا۔ چنانچہ مَیں نے ان کو بتایا کہ یہ تو عظیم الشان قربانیاں کرنے والے انسان تھے، انہوں نے ہی وہ بنیادیں قائم کی ہیں جن پر آج تم قائم ہو کر اپنے آپ کو ایک بلند عمارت کے طور پر دیکھ رہے ہو۔ چنانچہ اس کمیٹی نے بڑا اچھا کام کیا اور ایک عرصے تک میرے ساتھ ان کا رابطہ رہا اور بعض ایسے بزرگوں کے حالات اکٹھے کئے جو نظر سے اوجھل ہو چکے تھے۔

اس لئے ہر خاندان کو اپنے بزرگوں کی تاریخ اکٹھا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور اس

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

تاریخ کو ان کی بڑائی کے لئے شائع کرنے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے آپ کو بڑائی عطا کرنے کے لئے، ان کی مثالوں کو زندہ کرنے کے لئے ان کے واقعات کو محفوظ کریں اور پھر اپنی نسلوں کو بتایا کریں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے آباءواجداد تھے۔ کن حالات میں، کس طرح وہ لوگ خدمتِ دین کیا کرتے تھے، کس طرح وہ چلا کرتے تھے، کس طرح بیٹھا کرتے تھے، اوڑھنا بچھونا کیا تھا، ان کے انداز کیا تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ سیالکوٹ دورے پر گیا۔ انصار اللہ کا صدر تھا ان دنوں، تو میرے ساتھ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب جو اس زمانے میں انصار اللہ سیالکوٹ کے صدر تھے وہ بھی ہم سفر تھے۔ یہ چوہدری محمد اسلم صاحب مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کے بھائی تھے۔ تو حسن اتفاق سے ہمارا سفر ان سڑکوں پر ہوا جن سڑکوں پر کسی زمانے میں انہوں نے بچے کے طور پر اپنے والد کو ان نئے احمدیوں کے ساتھ چلتے دیکھا تھا جو قافلہ در قافلہ قادیان جایا کرتے تھے۔ عجیب روح پرور وہ نظارہ تھا کہ ہمارا غالباً تانگہ تھا یا موٹر تھی جو بھی تھا جب ان سڑکوں سے گزر رہا تھا تو ایک ایک یاد ان کے ذہن میں تازہ ہوتی چلی جارہی تھی اور وہ بتایا کرتے تھے کہ اگرچہ استطاعت تو تھی لیکن ہمارے اباجان مرحوم اس بات کی زیادہ لذت محسوس کیا کرتے تھے کہ پیدل قادیان جائیں۔ چنانچہ گاؤں گاؤں سے چھوٹے چھوٹے قافلے اس قافلے کے ساتھ ملتے چلے جاتے تھے اور ایک جلوس بنتا چلا جاتا تھا اور کئی لوگ ساتھ پنجابی کے گیت گاتے ہوئے، صدائیں الاپتے ہوئے اس قافلہ کی رونق بڑھادیا کرتے تھے اور نئی روحانی لذتیں اس کو عطا کیا کرتے تھے۔ کہتے! مَیں بھی کئی دفعہ انگلی پکڑ کے ساتھ اس طرح چل رہا ہوتا تھا اور میرے باقی بھائی بھی۔ جتنا مزہ اس زمانے میں ان جلسوں کا اور قادیان اس طرح پیدل جلوس کی صورت میں جانے کا آیا ویسے اُن کو پھر عمر بھر کبھی مزہ نہیں آیا۔ مزے تو آئے، کئی کئی رنگ کے مزے آئے لیکن وہ بات اپنے رنگ میں ایک الگ بات تھی۔ تو ان بزرگوں کی باتیں جس طرح انہوں نے پیار سے کیں، اس سے میرا دل بھی بے ساختہ دعاؤں سے بھر گیا اور مَیں نے سوچا کہ کاش سارے خاندان دنیا کے اسی طرح اپنے بزرگوں کو یاد رکھیں اور اپنے بزرگوں کے تذکرے اپنے خاندان میں اپنے بچوں سے کیا کریں۔ بعض ان میں سے ایسے بھی ہونگے جن کو یہ استطاعت ہوگی کہ وہ ان واقعات کو کتابی صورت میں چھپوادیں لیکن ان کو مَیں ایک بات کی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ بسا اوقات ایسے واقعات اکٹھے کرنے والے احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ بعض ایسی روایات بیان کردیتے ہیں اپنی یادداشت کی غلطی کی وجہ سے جو بعض دوسری روایات سے ٹکرا جاتی ہیں۔ بعض ایسی باتیں بیان کردیتے ہیں جو کم عمری کی وجہ سے ناسمجھی کے نتیجے میں وہ صحیح پہچان نہیں سکے۔ واقعہ کسی اور رنگ میں ہوا بات کسی اور رنگ میں کی گئی اور اس بچے نے کچھ اور سمجھ لیا اور وہی بیان کردیا۔ تو یقیناً ایسے راویوں کو جھوٹا تو نہیں کہا جاسکتا لیکن غلطی انسان سے ہوتی ہے اور یہ روایتیں ایسی قیمتی اور مقدس ہیں اور جماعت کی ایسی امانت ہے کہ ان میں ہم چھوٹی اور ادنیٰ غلطیاں بھی پسند نہیں کرسکتے۔ اس لئے اگر کسی نے ان بزرگوں کے حالات اس نیت سے چھپوانے ہوں کہ باقی بھی استفادہ کریں تو ان کا اخلاقی اور جماعتی فرض ہے کہ وہ نظام جماعت سے پہلے اس کی اجازت لیں اور علماء ان کتب کو پڑھ کر اچھی طرح اس بات کا جائزہ لے لیں کہ کوئی ایسی بات نہیں جو کسی پہلو سے بھی جماعت کے لئے مضر ہو یا غلط دعوے کئے گئے ہوں یا ضرورت سے بڑھ کر فاخرانہ انداز اختیار کیا گیا ہو جب کہ بڑائیوں کے بیان میں عاجزانہ طریق اختیار کرنا چاہئے۔ تو کئی قسم کے خطرات ایسی باتوں میں لاحق ہوتے ہیں اس لئے ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ یہ کام کریں۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس نسل میں ایسے ذکر زندہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ آپ کے ذکر کو بھی بلند کرے گا اور آپ یاد رکھیں کہ اگلی نسلیں اسی طرح پیار اور محبت سے اپنے سر آپ کے احسان کے سامنے جھکاتے ہوئے آپ کا مقدس ذکر کیا کریں گی اور آپ کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی۔ اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ، صدی بہ صدی ہر جوڑ پر خدا تعالیٰ ایسے انتظام کرتا رہے گا کہ جماعت کے ولولے تازہ ہوجائیں، جماعت کے عزم پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جائیں۔ نئے حوصلے بلند ہوں اور وہ امانت جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کو ہم آدھے راہ میں اپنی غفلتوں کے ساتھ ضائع نہ کردیں۔

> **اس لئے اسلام کی سربلندی کی خاطر اس صدی سے اپنے سر جھکا کر نکلو اور اگلی صدی میں اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے سر جھکا کر داخل ہو۔ عجز وانکسار کے ساتھ داخل ہو۔ دعائیں کرتے ہوئے داخل ہو۔**

اللہ کرے کہ ہم اس شان سے اور اس عجز کی شان کے ساتھ، اس توکل سے اور اس توکل کی شان کے ساتھ، اس دعا سے اور اس دعا کی شان کے ساتھ اگلی صدی میں داخل ہوں کہ ہمارا قدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی راہوں پر آگے بڑھتا رہے اور ایک قدم بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی راہوں سے ہٹ کر آگے نہ بڑھے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

بقیہ: جلسہ سالانہ ونوالیوو (فیجی)

از صفحہ ۱۲

تربیتی امور، احمدیت کی قربانیوں کی تاریخ، جلسہ سالانہ کا مقصد، مالی قربانی، تبرکات جلسہ سالانہ یوکے، والدین اور بچوں کی ذمہ داریاں۔

نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم امیر صاحب نے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر انہیں نصائح فرمائیں۔

تقریب آمین

اس جلسہ میں ایک مبارک تقریب قرآن کریم کی آمین کی بھی منعقد ہوئی۔ غالباً فیجی میں پہلی مرتبہ اتنی تعداد میں لجنہ، ناصرات اور اطفال نے قرآن کریم مکمل کرکے یہ پروگرام بنایا۔ جس میں خاکسار کی اہلیہ نے قرآن کریم پڑھانے میں میری مدد کی۔ امسال قرآن کریم ختم کرنے والوں کی تعداد ۲۷ تھی۔ لیکن اس جلسہ میں آمین ۲۴ کی ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے ان بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے اور محبت بھری دعاؤں کے ساتھ اس پروگرام کی مزید کامیابی اور ترقی کے لئے نصائح فرمائیں۔ اس موقع پر ننھی ننھی بچیوں کو ایک ہی لباس پہن کر اور ہاتھوں میں مختلف رنگ کی جھنڈیاں اٹھائے ہوئے اردو کلاس کی مشہور نظم "محبت کے نغمات گائیں گے ہم" خوش الحانی سے پڑھی۔ یہ گروپ ونوالیوو کی ناصرات کا تھا۔

پروگرام احمدی لجنات

احمدی لجنات کا پروگرام علیحدہ بنایا گیا تھا جس میں نظم "لاالہ الا اللہ" اردو، انگریزی اور فیجیئن زبان میں لجنہ وناصرات نے گایا۔ اس کے علاوہ چار تقاریر ہوئیں جن کے عناوین تھے: نظام احمدیت، اسلام میں عورت کا مقام، اسلام میں عبادت کا طریق، تربیتی امور۔ اس کے بعد سوالات کے جوابات جو غیر از جماعت مہمانوں نے کئے تھے۔ ان نومبایعین کو اسلامی لٹریچر اور دوپٹے تحفۃً پیش کئے۔

متفرق

اس جلسہ کے موقع پر لجنہ نے ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا جس میں کل ۲۷ اشیاء تھیں جو بہنوں نے اپنے ہاتھ سے تیار کی تھیں اور اس کے ساتھ انہوں نے نرسری کارنر بنایا جس میں مختلف پودوں کی نمائش کی جو خاص جلسے کی نمائش کے لئے لجنہ نے گھروں میں تیار کئے تھے۔

اس جلسہ کی کل حاضری ۲۶۵ تھی جس میں ۱۸ نومبایعین احمدی شامل ہوئیں۔ جلسہ میں پردہ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا۔ موسم خوشگوار رہا۔ مہمان خدا کے فضل سے خیریت سے تشریف لائے اور شام پانچ بجے اختتامی دعا کے ساتھ اپنی منازل کو روانہ ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

تمام قارئین سے درخواست دعا ہے۔ مولا کریم جلسہ کی غرض وغایت اور برکات سے سب شرکاء کو دائمی حصہ عطا فرمائے اور کارکنان جلسہ کے ایمان اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین

چوہدری ایشین سٹور۔ گروس گیراؤ۔ بٹل بورن

اب نئی جگہ اور نئی شان کے ساتھ رمضان شریف کی خوشی میں

سیل سیل سیل

۱۔ تازہ حلال گوشت 1/2 بکرا 8-00 DM فی کلو
۲۔ گائے کے پائے 3-50 DM فی پایہ
۳۔ ہر قسم کی سبزی 6-00 DM فی کلو
۴۔ تازہ لہسن اور ادرک 5-00 DM فی کلو
۵۔ تازہ کھجوریں 5-00 DM فی کلو
۶۔ Cristaline پانی نمبرا 2-50 DM ۶ بوتل
۷۔ تازہ مرغی کے لیگ پیس 22-00 DM دس کلو

نیز اس کے علاوہ ہر ایک سوڈچ مارک کی خریداری پر تین پیکٹ سویاں مفت

ہمارا نیا پتہ: **Chaudry Asian Store**
Darmstadter Str-68 64572 Buttle Born / Germany
Tel: 06152 - 58603

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

MAIL ORDER EXPORT BANGLA TV skydigital SONY Entertainment Television ZEE TV

+ All prices are exclusive of VAT

عاشقانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا
ذوقِ عبادت

(سہیل احمد ثاقب بسرا۔ ربوہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نماز کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہر گز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو۔ جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا، لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۹۱)

برکاتِ نماز کا حصول

اسی طرح فرمایا:

"اس میں شک نہیں کہ نماز میں برکات ہیں مگر وہ برکات ہر ایک کو نہیں مل سکتے۔ نماز بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نماز پڑھاوے ورنہ وہ نماز نہیں نرا پوست ہے جو پڑھنے والے کے ہاتھ میں ہے۔ اس کو مغز سے کچھ واسطہ اور تعلق ہی نہیں۔ اسی طرح کلمہ بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کلمہ پڑھوائے۔ جب تک نماز اور کلمہ پڑھنے میں آسمانی چشمہ سے گھونٹ نہ ملے تو کیا فائدہ؟ وہ نماز جس میں حلاوت اور ذوق ہو اور خالق سے سچا تعلق قائم ہو کر پوری نیاز مندی اور خشوع کا نمونہ ہو اس کے ساتھ ہی ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس کو پڑھنے والا فوراً محسوس کر لیتا ہے کہ اب وہ وہ نہیں رہا جو چند سال پہلے تھا"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۷)

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق خدام کے ذوق عبادت کے چند نمونے پیش ہیں:۔

خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے

حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کو ایک عرصہ دراز تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت اقدس علیہ السلام حافظ صاحب کی التزام نماز کے بارے میں اپنی ایک تصنیف لطیف میں فرماتے ہیں:

"...... مَیں نے اس کو دیکھا ہے کہ ایسی بیماری میں جو نہایت شدید اور مرض الموت معلوم ہوتی تھی اور ضعف اور لاغری سے میت کی طرح ہو گیا تھا التزام ادائے نماز پنجگانہ میں ایسا سرگرم تھا کہ اس بے ہوشی اور نازک حالت میں جس طرح بن پڑے نماز پڑھ لیتا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے۔ مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولتمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں"۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۰)

نماز کے عاشق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رئیس آف مالیر کوٹلہ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"نماز کے عاشق تھے، خصوصاً نماز باجماعت کے قیام کے لئے آپ کا جذبہ اور جدوجہد امتیازی شان کے حامل تھے۔ بڑی باقاعدگی سے پانچ وقت مسجد میں جانے والے۔ جب دل کی بیماری سے صاحب فراش ہوگئے تو اذان کی آواز کو بھی اس محبت سے سنتے تھے جیسے محبت کرنے والے اپنی محبوب آواز کو۔ جب ذرا چلنے پھرنے کی سکت پیدا ہوئی تو بسا اوقات گھر کے لڑکوں میں سے ہی کسی کو پکڑ کر آگے کر لیتے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے جذبہ کی تسکین کر لیتے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۲ بار اول ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۵۲)

محترم چوہدری رشید احمد صاحب جو سالہاسال حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ رئیس مالیر کوٹلہ کی اراضی کے مینجر رہے حضرت نواب صاحب کے بارے میں سناتے ہیں:

ابتداء میں جب آپ نے سندھ میں اراضی حاصل کی تو میرے بھائی محمد اکرم صاحب اور مَیں آپ کے ساتھ بنگلہ یوسف ڈھری نزد محمود آباد فارم میں مقیم تھے۔ ہندو ایس ڈی او (S.D.O.) وہاں آیا ہوا تھا اور اراضی کے تعلق میں نواب صاحب اس کے محتاج تھے لیکن نواب صاحب وقت پر ادائیگی نماز کے پابند تھے۔ عین اس وقت جبکہ ضروری گفتگو ہو رہی تھی ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا اور آپ کے ارشاد پر اذان دی گئی اور آپ اٹھ کر نماز کے لئے چلے آئے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۲ بار اول ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۴۲)

حتی الامکان نماز باجماعت کا قیام

مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے بارہ میں لکھتے ہیں:

"ایک دفعہ مجھے مولوی شیر علی صاحب کی رفاقت میں نماز کے لئے مسجد مبارک میں جانے کا موقع ملا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو نماز ختم ہو چکی تھی۔ چنانچہ آپ مجھے اپنے ہمراہ لئے مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے لیکن وہاں بھی اتفاق سے نماز ختم ہو چکی تھی۔ اب حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لے کر مسجد فضل (جو ارائیاں محلہ میں تھی) کی طرف چل پڑے۔ وہاں پہنچے تو نماز کھڑی تھی۔ چنانچہ ہم نے نماز باجماعت ادا کی۔ اس طرح مجھے حضرت مولوی صاحب کی نماز باجماعت ادا کرنے کے شوق سے روحانی طور پر ایک خاص لذت محسوس ہوئی اور یہ سبق بھی کہ حتی الامکان نماز باجماعت ادا کی جائے"۔ (سیرت حضرت مولانا شیر علیؓ صفحہ ۲۶۳)

حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کی عبادت کا ایک اور واقعہ مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب کی زبانی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں:

"حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کا ذکر ہے مجھے اکثر یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نماز عشاء کے بعد کافی دیر تک نوافل میں مشغول رہتے۔ آپ کا معمول تھا کہ نوافل میں انہماک اور توجہ کے باعث بہت لمبا سجدہ ادا کرتے اور نماز کو کافی طول دینے کی وجہ سے اکثر آپ یہ بھول جاتے کہ دو رکعتیں پڑھ چکے ہیں یا ایک۔ اس وقت مَیں نے اس امر کا خاص طور پر مشاہدہ کیا کہ آپ کی طبیعت ہمیشہ کمی کی طرف ہی راغب رہتی تھی۔ اگر دو پڑھ کر بھول جاتے تب بھی آپ ایک ہی سمجھتے تا محبوب حقیقی کے حضور یہ روح پرور لمحات اور طول کھینچیں"۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علیؓ صفحہ ۲۵۸)

خشوع و خضوع

حضرت سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کے ایک شاگرد مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ تحریر فرماتے ہیں:

"پانچوں نمازیں مسجد مبارک (قادیان) میں ادا فرماتے تھے۔ مینہ ہو یا آندھی ہو، اندھیری رات ہو، سخت دھوپ ہو، جلسہ ہو، جلوس ہو، مشاعرہ ہو، مناظرہ ہو، عام تعطیل ہو یا خاص، آپ نماز کھڑی ہونے سے بہت پہلے اپنے مقررہ وقت پر اپنی مقررہ جگہ پر موجود ہوتے تھے۔

آپ کی نمازوں میں خشوع و خضوع ہوتا تھا۔ اس کو وہی لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جو اس کوچہ یارِ ازل سے کچھ آشنائی رکھتے ہوں۔

(اصحاب احمد جلد ۵ حصہ سوم صفحہ ۱۷۵۔ اشاعت ۱۹۶۵ء)

پابندیٔ نماز کا دلفریب نمونہ

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کی ادائیگی نماز باجماعت کا تذکرہ مولوی سلیم اللہ صاحب یوں کرتے ہیں:

"مجھے ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۷ء تک قادیان میں قیام کا موقع ملا۔ آپ کی شاگردی کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپ کو نماز باجماعت کا جس قدر احساس تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ آپ کی صاحبزادی حلیمہ بیگم نزع کی حالت میں تھیں کہ اذان ہو گئی۔ آپ نے بچی کا ماتھا چوما اور سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے سپرد خدا کر کے مسجد چلے گئے۔ بعد نماز جلدی سے اٹھ کر واپس آنے لگے تو کسی نے ایسی جلدی کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ نزع کی حالت میں بچی کو چھوڑ آیا تھا اب فوت ہو چکی ہو گی اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے۔ چنانچہ بعض دوسرے دوست بھی گھر تک ساتھ آئے اور بچی وفات پا چکی تھی۔

(اصحاب احمد جلد ۵ حصہ سوم صفحہ ۸۲۔ طبع اول ستمبر ۱۹۶۴ء)

شریروں سے چھپ چھپ کے پڑھتا نماز

یہ واقعہ حضرت بھائی عبدالرحمٰنؓ صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کا ہے جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے۔ قادیان آئے مگر ان کے والد صاحب کسی بہانے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واپس بھیجنے کا وعدہ کر کے ساتھ لے گئے۔ گھر جا کر آپ پر بہت سختیاں کی گئیں اور ادائیگی نماز سے روکا گیا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:

"ایک زمانے میں مجھے فرائض کی ادائیگی تک سے محروم کرنے کی کوشش کی جاتی تھی ...... اس زمانہ میں بعض اوقات کئی کئی نمازیں ملا کر یا اشاروں سے پڑھتا تھا۔ ایک روز علی الصبح مَیں گھر سے باہر قضائے حاجت کے بہانے سے گیا۔ گیہوں کے کھیت کے اندر وضو کر کے نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کدال لئے میرے سر پر کھڑا رہا۔ نماز کے اندر تو یہی خیال تھا کہ کوئی دشمن ہے جو جان لینے کے لئے آیا ہے لہٰذا مَیں نے نماز کو معمول سے لمبا کر دیا اور آخری نماز سمجھ کر دعاؤں میں لگا رہا مگر سلام پھیرنے پر معلوم ہوا کہ وہ ایک مزدور تھا، کشمیری قوم کا جو مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور جب میں نماز سے فارغ ہوا تو نہایت محبت اور خوشی

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

سورج کا مغرب سے طلوع

(محمد اسمٰعیل منیر - نزیل امریکہ)

ہمارے پیارے آقا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ ہر عقل مند پر یہ واضح ہے کہ ظاہری سورج ہر روز مشرق سے ہی طلوع ہوتا ہے تو پھر اس حدیث النبیؐ کے کیا معنی ہیں؟

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم میں اس حدیث کی ایمان افروز تشریح یوں بیان فرماتے ہیں:

"ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا۔ ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو **مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا** اور مَیں نے دیکھا کہ مَیں شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو مَیں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدائے تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگوں کو ملے۔ اب خدا تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

اسلامی سورج جو تیرھویں صدی ہجری میں ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی نذر ہو رہا تھا اس کی روشنی کو عقلی و نقلی دلائل کے علاوہ تازہ آسمانی نشانوں سے پھیلانے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "براہین احمدیہ" چار حصوں میں ۱۸۸۴ء میں شائع فرمائی۔ اور اس کو متعارف کروانے کے لئے حضور اقدس نے ۱۸۸۵ء میں ایک اشتہار شائع فرمایا جس کے آخر میں انگریزوں کو اسلام سے متعارف کروانے پر زور دیا:

آپ فرماتے ہیں:۔

" طالب حق کے لئے خود مصنف پوری پوری تسلی و تشفی کرنے کو ہر وقت مستعد اور حاضر ہے۔ وذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَلَا فَخْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. اور اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے جس کا خدا تعالیٰ کے روبرو اس کو جواب دینا پڑے گا۔

بالآخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے کہ اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں۔ اور اس کے حکموں پر چلیں تاکہ ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راستباز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔ بالخصوص قوم انگریز جنہوں نے ابھی تک اس آفتاب صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی اور جس کی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاونت سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں تا ان کے گورے وسپید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی و منور ہوں"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۵)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ نے خدا تعالیٰ کے حکم پر مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ فرمایا اور اپنے ماننے والوں کی علمی اور روحانی ترقی کے لئے جلسہ سالانہ جاری فرمایا۔ اسی جلسہ کی دعوت پر مشتمل ایک اشتہار مجریہ ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء میں اس جلسہ کی ایک اہم غرض اہل یورپ وامریکہ میں اشاعت اسلام یوں بیان فرمائی:۔

"بعد ہذا بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے کہ ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔

ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ **ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔** اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین اسلام قبول کر چکے ہیں اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۰، ۳۴۱)

یورپ اور امریکہ میں سعید لوگ

مسٹر الیگزینڈر۔ آر۔ ویب پہلے سفید فام تھے جنہوں نے حضور اقدس کا ۱۸۸۵ء والا اشتہار امریکہ کے بعض اخباروں میں پڑھا اور امریکہ سے آپ کی خدمت میں اپنا اخلاص نامہ لکھا جس کا ذکر حضور نے اپنی کتاب شحنۂ حق میں یوں فرمایا ہے:

"نوٹ: امریکہ سے ہمارے نام ایک چٹھی آئی ہے جس کے مضمون کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

صاحب من ایک تازہ پرچہ اخبار اسکاٹ صاحب ہمہ اوستی میں مَیں نے آپ کا خط پڑھا جس میں آپ نے ان کو حق دکھانے کی دعوت کی ہے۔ اس لئے مجھ کو اس تحریک کا شوق ہوا۔ مَیں نے مذہب بدھ اور براہمن مت کی بابت بہت کچھ پڑھا ہے اور کسی قدر تعلیمات زردشت و کنفیوشس کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن محمدؐ صاحب کی نسبت بہت کم۔ مَیں راہ راست کی نسبت ایسا مذبذب رہا ہوں اور اب بھی ہوں کہ گو مَیں عیسائی گروہ کے ایک گرجا کا امام ہوں مگر سوائے معمولی اور اخلاقی نصیحتوں کے اور کچھ سکھلانے کے قابل نہیں۔ غرض مَیں سچ کا متلاشی ہوں اور آپ سے اخلاص رکھتا ہوں۔ آپ کا خادم الیگزنڈر آر ویب۔ پتہ اسٹرن اونیو سینٹ لوئیس مسوری۔ اضلاع متحدہ امریکہ۔

(شحنہ حق، روحانی خزائن جلد ۲ حاشیہ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

مغربی ممالک میں اس اشتہار کی اخباروں میں اشاعت کو حضور اقدسؑ اپنی سچائی کا معیار قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خیال کرنا چاہئے کہ جو شخص تمام دنیا میں اپنے الہامی دعوے کے اشتہار بھیج کر سب قسم کے مخالفوں کو آزمائش کے لئے بلاتا ہے اس کی یہ جرأت اور شجاعت کسی ایسی بنا پر ہو سکتی ہے جو نرا فریب ہے۔ کیا جس کی دعوت اسلام و دعویٰ الہام کے خطوں نے امریکہ اور یورپ کے دور دور ملکوں تک ہلچل مچا دی ہے کیا ایسی استقامت کی بنیاد صرف لاف وگزاف کا خس وخاشاک ہے"۔

(شحنۂ حق روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

امریکن دوست الیگزینڈر۔ آر۔ ویب نے اپنے دوسرے لمبے خط محررہ ۲۴؍فروری ۱۸۸۷ء میں اپنے ایمان بالاسلام کا یوں اظہار فرمایا جو قابل رشک ہے:

"اگر آپ میری خدمتوں کو امریکہ میں امور حقانی کی اشاعت کے قابل سمجھیں تو آپ کو ہر وقت مجھ سے ایسی خدمت کرانے کا پورا پورا اختیار ہے بشرطیکہ مجھ تک آپ کے خیالات پہنچتے رہیں اور مَیں ان کی حقانیت کا قائل ہوتا رہوں۔ مجھ کو یہ تو بخوبی یقین ہو چکا ہے کہ محمد صاحب نے سچ پھیلایا اور راہ نجات کی ہدایت کی اور جو شخص کہ اس کی تعلیمات کے پیرو ہیں ان کو ہمیشہ کے لئے خوش اور مبارک زندگی حاصل ہوگی۔

(شحنۂ حق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۴۲)

اس امریکن دوست کے خط پر خوشی کا جو اظہار حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اپنے خط محررہ ۴؍اپریل ۱۸۸۷ء میں فرمایا وہ پڑھیے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"آپ کی چٹھی جو دل کو خوش اور مطمئن کرنے والی تھی مجھ کو ملی جس کے پڑھنے سے نہ صرف زیادت محبت بلکہ میری وہ مراد بھی جس کے لئے مَیں اپنی زندگی کو وقف سمجھتا ہوں یعنی یہ کہ مَیں حق کی تبلیغ انہیں مشرقی ممالک میں محدود نہ رکھوں بلکہ جہاں تک میری طاقت ہے امریکہ اور یورپ کے ملکوں میں بھی جنہوں نے اسلامی اصول کے سمجھنے کے لئے اب تک پوری توجہ نہیں کی اس پاک اور بے عیب ہدایت کو پھیلاؤں کسی قدر حاصل ہوتی نظر آتی ہے۔ سو مَیں شکر گزاری سے آپ کی درخواست کو قبول کرتا ہوں اور مجھے اپنے خداوند قادر مطلق پر جو میرے ساتھ ہے قوی امید ہے کہ وہ آپ کی پوری پوری تسلی کرنے کے لئے مجھے مدد دے گا۔ مَیں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ پانچ ماہ کے عرصہ تک ایک ایسا رسالہ جو قرآنی تعلیموں اور اصولوں کا آئینہ ہو تالیف کر کے اور پھر عمدہ ترجمہ انگریزی کرا کر اور نیز چھپوا کر آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا جس پر قوی امید ہے کہ آپ جیسے منصف اور زیرک اور پاک خیال کو اتفاق رائے کے لئے مجبور کرے گا اور انشراح صدر اور قوت یقین اور ترقی معرفت کا موجب مگر شاید کم فرصتی سے یہ موجب پیش آجائے کہ مَیں ایک ہی دفعہ ایسا رسالہ ارسال خدمت نہ کر سکوں تو پھر اس صورت میں دو یا تین دفعہ کر کے بھیجا جائے گا۔ اور پھر اسی رسالہ پر موقوف نہیں بلکہ آپ کی رغبت پانے سے جیسا کہ میں امید رکھتا ہوں اس خدمت کو تا بحیات اپنے ذمہ لے سکتا ہوں۔ آپ کے محبانہ کلمات مجھے یہ بشارت دیتے ہیں کہ مَیں جلد تر خوشخبری سنوں کہ آپ کی سعادت فطرتی اور حقانی ہدایت لینے کے لئے نہ صرف آپ کو بلکہ امریکہ کے بہت سے نیک دل لوگوں کو دعوت حق کی طرف کھینچ لیا ہے"۔

(شحنۂ حق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۴۳، ۴۴۴)

یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس شان اور

تحدی سے اپنے ایک اشتہار میں فرماتے ہیں کہ یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ فرمایا:

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کونسا درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مُشتِ خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے۔ مَیں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہونگے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اُس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر مَیں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزا چکھاوے۔ سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ **اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا** اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ **قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے**"۔(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

عیسائیت کی دنیا میں انقلاب عظیم ڈالنے والا اصول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یورپین لوگوں کے عیسائیت کو خیر باد کہنے کے طریق کی وضاحت اپنی کتاب "راز حقیقت" میں مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر یوں فرماتے ہیں:

"غرض مسیح ابن مریم کو صلیبی موت سے مارنا ایک ایسا اصل ہے کہ اسی پر مذہب کے تمام اصولوں کفارہ اور تثلیث وغیرہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور یہی وہ خیال ہے کہ جو نصاریٰ کے چالیس کروڑ انسانوں کے دلوں میں سرایت کر گیا ہے۔ اور اس کے غلط ثابت ہونے سے عیسائی مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اگر عیسائیوں میں کوئی فرقہ دینی تحقیق کا جوش رکھتا ہے تو ممکن ہے کہ ان ثبوتوں پر اطلاع پانے سے وہ بہت جلد عیسائی مذہب کو الوداع کہیں۔ **اور اگر اس تلاش کی آگ یورپ کے تمام دلوں میں بھڑک اٹھے تو جو گروہ چالیس کروڑ انسان کا انیس سو برس میں تیار ہوا ہے ممکن کہ انیس ماہ کے اندر دست غیب سے ایک ایسا پلٹا کھا کر مسلمان ہو جائے۔ کیونکہ صلیبی اعتقاد کے بعد یہ ثابت ہونا کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مارے گئے بلکہ دوسرے ملکوں میں پھرتے رہے۔ یہ ایسا امر ہے کہ یکدفعہ عیسائی عقائد کو دلوں سے اڑاتا ہے اور عیسائیت کی دنیا میں انقلاب عظیم ڈالتا ہے**۔

('راز حقیقت' روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۶ حاشیہ)

اپنی بعثت کے مقصد کو حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے اپنی کتاب "الوصیت" میں کیا خوب واضح فرمایا ہے:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا ہوں"۔

('الوصیت' روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷)

اس عظیم مقصد کے پورا ہونے کی خبر خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو مل چکی تھی جس کا اظہار آپ نے اپنے لیکچر لاہور میں یوں فرمایا:

"مَیں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ **یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدے سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں** اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں۔ اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں۔ اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہوگئے ہیں۔ **مَیں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیال نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے**"۔

('لیکچر لاہور' روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۱)

اس انقلاب عظیم کی راہ ہموار کرنے والے آسمانی نشانات کی درخواست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "تریاق القلوب" میں فرمائی اور ان کے ظہور کے لئے جنوری ۱۹۰۰ء سے دسمبر ۱۹۰۲ء (عرصہ تین سال) تجویز کیا۔ آپ کے چوتھے خلیفہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۰ء میں فرمایا ہے کہ ایسے ہی عظیم نشانوں کا اعادہ ایک صدی کے بعد آج کل (۲۰۰۰ء سے دسمبر ۲۰۰۲ء تک) ہوگا۔ انشاء اللہ۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تُو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء عیسوی سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی تک پورے ہو جائیں گے۔ میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو مَیں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ مَیں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ دیکھ! میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو مَیں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں اور جس کو تُو نے بھیجا ہے اُس کی تکذیب کر کے ہدایت سے دور نہ پڑ جائیں۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے اور میری تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج اور چاند کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں پیشگوئی کی تاریخوں کے موافق گرہن میں آویں اور تُو نے وہ تمام نشان جو ایک سو سے زیادہ ہیں میری تائید میں دکھلائے جو میرے رسالہ تریاق القلوب میں درج ہیں"۔('تریاق القلوب' روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۱۰،۵۱۱)

خوش قسمت

خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انگریزی ملکوں (یورپ اور امریکہ) میں پہنچ کر آپ کے عظیم مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دن رات اشاعت قرآن میں مصروف ہیں تا پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا سورج مغرب سے جلد طلوع ہو۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد مبارک ملاحظہ ہو۔ فرمایا:۔

وقوموا لإشاعة القرآن وسيروا في البلدان ولا تصبوا إلي الأوطان. وفي البلاد الانكليزية قلوب ينتظرون إعاناتكم وجعل الله راحتهم في معاناتكم. فلا تصمتوا صموت من راي وتعاما ودعى وتحاما ألا ترون بكاء الإخوان في تلك البلدان وأصوات الخلان في تلك العمران. أصِرْتم كالعليل وصار كَسَلُكم كالدَّاء الدَّخِيل وَنَسِيْتُم اَخْلَاقَ الْإِسْلَامِ وَرِفْقَ خَيْرِ الْأَنَام وصارت عادتكم سهومة المحيا وسهوكة الريا ويُبرّحكم السير المطوح من البنات والبنينَ قوموا لتخليص العانين وهداية الضالين ولا تكبوا علي سيفكم وسنانكم واعرفوا اسلحة زمانكم فان لكل زمان سلاحًا آخر وحربًا آخر فلا تجادلوا فيما هو اجلي وأظهر ولا شك أنّ زماننا هذا يحتاج إلي أسلحة الدليل والحجة والبرهان لا الي القوس والسهم والسنان......(صفحہ ۲۴۷)

فابعثوا رجالا من زمرة العلماء ليسيروا الى البلاد الانكليزية كالوعظاء ليتموا على الكفرة حجج الشريعة الغراء.

و من ذهب الى البلاد الانكيزية خالصاً لله فهو احد من الاصفياء و ان تدركه الوفات فهو من الشهداء". (صفحہ ۲۵۲)

"قرآن کے شائع کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو۔ اور انگریزی ولایتوں میں ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کے انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہارے رنج اور ان کے رنج میں راحت لکھی ہے۔ تم اس شخص کی طرح چپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے اور بلایا جائے اور پھر کنارہ کرے۔ کیا تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح ہوگئے اور تمہاری سستی اندرونی بیماری کی طرح ہو گئی اور اسلام کے اخلاق تم نے بھلا دئے اور تم نے آنحضرت ﷺ کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہو گئی اور تم نے مومنوں کا خلق بھلا دیا۔ اے لوگو قیدیوں کو چھڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور تلوار اور نیزوں پر افروختہ ہو کر مت گرو اور اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ کے لئے ایک الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے۔ پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے۔ تیر اور کمان اور نیزہ کا محتاج ہے"۔

"پس تم علماء میں سے بعض کو مقرر کرو تا کہ واعظ بن کر انگریزی ملکوں کی طرف جائیں اور تا کافروں پر شریعت کی حجت پوری کریں"۔

"اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں میں خالصۃً للہ جائے گا۔ پس وہ برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر اس کو موت آ جائے گی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا"۔('نورالحق' روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۴۷۔۲۴۸،۲۵۲)

ونوالیوو (جزائر فیجی) کے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: طارق احمد رشید۔ مبلغ سلسلہ ونوالیوو ریجن، فیجی آئی لینڈز)

الحمدللہ، ثم الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ ونوالیوو کا ایک روزہ جلسہ سالانہ اپنی مرکزی روایتی شان وشوکت کے ساتھ بخیروخوبی ۸ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا۔ ونوالیوو ریجن میں چار جماعتیں ہیں۔ لمباسہ، سیبگاگا، ولودا اور سروانگا۔

امسال جلسہ سالانہ لمباسہ جماعت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی تیاری ایک ماہ پہلے شروع کی گئی جس میں تمام مردوزن نے دن رات محنت کرکے اس کو کامیاب کرنے کی کوشش کی۔ جلسہ کے لئے تمام فیجی کی جماعتوں کو دعوت دی گئی۔ چنانچہ تاویونی اور رانجی آئی لینڈز سے بھی مہمان تشریف لائے۔ اس طرح ویسٹن ریجن سے اور مرکزی مہمانوں نے بھی ہیڈکوارٹر سے تشریف لاکر جلسہ کو پررونق بنایا۔

اس جلسہ میں پہلی مرتبہ فیجین نومبایعین کے لئے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کا علیحدہ علیحدہ پروگرام بنایا گیا اور ان کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ اس طرح یہ جلسہ چار ہیر کس میں منعقد ہوا۔ یہ تقسیم ان کی زبان کا خیال رکھتے ہوئے ان کی سہولت کے لئے مکمل انتظام کے ساتھ کی گئی۔

تیاریٔ جلسہ

تمام جلسہ گاہوں کو مختلف بینرز سے سجایا گیا۔ نیز فیجین جلسہ گاہ کو فیجین تراجم کے ساتھ اسلامی تعلیمات، عہد، جماعت احمدیہ کا تعارف، مختصر تاریخ احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے تعارف پر مشتمل مختلف چارٹس کے ساتھ سجایا گیا۔ جن کی تیاری لجنہ نے کی اور ہمارے لوکل مشنری محمد تقی صاحب کو کہ فیجین ہیں نے ان کی مدد کی۔ اس طرح ڈیوٹی بیجز بھی تیار کئے گئے۔

جلسہ گاہ مردانہ

خدا کے فضل سے ۹ بجے باقاعدہ تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب فیجی نے جلسہ کی برکات اور غرض وغایت بیان فرمائی اور اس کے بعد مردانہ جلسہ گاہ میں کل ۷ تقاریر ہوئیں اور ۵ نظمیں خوش الحانی سے پڑھی گئیں۔

عناوین یہ تھے:۔

☆سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کا ایک پہلو۔ (دعوت الی اللہ) ☆سیرت حضرت مسیح موعود ؑ ☆سیرت حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول ؓ ☆سیرت حضرت زید ؓ ☆MTA کی برکات ☆نماز کی اہمیت۔ ☆تربیت اولاد۔

محترم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد لجنہ اور نومبایعین جلسہ گاہ کا پروگرام علیحدہ علیحدہ شروع کروایا گیا۔

نومبایعین پروگرام

جلسہ گاہ نومبایعین میں پروگرام کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن کریم اور فیجین ترجمہ سے ہوا۔ تمام کارروائی لوکل مبلغ محمد تقی صاحب کی نگرانی میں ہوئی۔

نومبایعین کے جلسہ میں تقاریر کے عناوین تھے: اسلامی بنیادی تعلیمات، احمدیت کیا ہے؟، اسلام میں حضرت عیسیٰ ؑ اور بائبل کا مقام۔ جلسہ گاہ میں آویزاں بینرز کا تعارف اور تفصیل۔

یہ تمام تقاریر فیجین زبان میں ہوئیں اور آخر پر محترم امیر صاحب نے بھی تشریف لاکر انگریزی زبان میں اسلامی عقائد پر روشنی ڈالی اور غیر از جماعت احباب کو بائبل کی رو سے اسلام کا تعارف کروایا اور پھر اسلامی لٹریچر تحائف کی صورت میں پیش کیا۔

پروگرام لجنہ

محترم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد لجنہ کا اپنا علیحدہ پروگرام جاری رہا جس میں آٹھ تقاریر اور پانچ نظمیں انگریزی تراجم کے ساتھ پیش کی گئیں جن کے عناوین یہ تھے:

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظورشدہ ایجنٹ

جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری

پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS TRAVEL

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

بقیہ: عاشقان حضرت مسیح موعود ؑ کا شوق عبادت از صفحہ ۹

کے جوش سے مجھ سے پوچھا: "منشی جی! کیا یہ پکی بات ہے کہ آپ مسلمان ہیں؟"۔ مَیں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلام پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے لئے گواہ بناکر بھیجا ہے اور کم از کم تم میرے اسلام کے شاھد رہو گے"۔

(اصحاب احمد جلد ۹ صفحہ ۶۴۔ اشاعت ۱۹۶۱ء)

نہاں دل میں تھا درد و سوز و نیاز
شریروں سے چھپ چھپ کے پڑھتا نماز

"لو بیٹا پانی"

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ محترمہ حضرت حسین بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق لکھتے ہیں:

"نماز اور استغفار آپ کی غذا تھی۔ ان دنوں سحری کے وقت جسمانی تکلیف کے باعث اٹھنے سے قاصر رہتیں لیکن آپ اس کی کمی نماز چاشت کے نوافل سے پوری کرنے کی کوشش فرماتیں"۔

نماز سے پیار کے باعث آپ کے دل میں نمازیوں کے لئے کس قدر احترام تھا۔ ذیل کے واقعہ سے بخوبی ظاہر ہے۔ حضرت چوہدری صاحب ؓ بیان کرتے ہیں:

"ایک شب میں سحری کے وقت اٹھا ابھی حواس درست کررہا تھا کہ آپ کو میری بیداری کا علم ہوگیا۔ آپ ایک دوسری نچلی چھت پر سوتی تھیں، اٹھیں اور لوٹے میں پانی ڈال کرلے آئیں اور کمال شفقت سے فرمایا "لو بیٹا پانی"۔ اس وقت میرا دل جذبات تشکر وشرم سے بھر گیا۔ دراصل یہ نماز سے پیار اور نمازی کا احترام تھا جو اس شفقت کا محرک ہوا"۔

(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۴۔ اشاعت ۱۹۶۲ء)

جمعہ میں شمولیت کے لئے پیدل سفر

حضرت منشی امام الدین صاحب ؓ کا گاؤں قلعہ درشن سنگھ قادیان سے مغرب کی جانب بٹالہ سے چار میل کے فاصلے پر تھا۔ حضرت منشی صاحب اور آپ کی بیوی دونوں کا ہی یہ حال تھا کہ جمعہ کی نماز ہمیشہ قادیان میں ادا کرتے تھے۔ ان کے نزدیک جمعہ قادیان کے علاوہ ہوتا ہی نہ تھا۔

صبح صبح اپنے گاؤں سے چلتے نماز جمعہ قادیان میں ادا کرتے اور شام تک اپنے گاؤں پہنچ جاتے۔

(اصحاب احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۳۔ اشاعت ۱۹۵۱ء)

نمازِ تہجد

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کے بیٹے مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب بیان کرتے ہیں:

"مَیں نے بھی دیکھا اور ہمسایوں نے بھی بتایا کہ والد صاحب نصف شب کے بعد بیدار ہوجاتے اور چراغ روشن کرکے تخت پوش پر تہجد کے لئے کھڑے ہوجاتے"۔

(اصحاب احمد جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۹۔ اشاعت ۱۹۶۷ء)

صحبت صالحین کا اثر

حضرت حافظ معین الدین صاحب ؓ کو ایک لمبا عرصہ حضرت اقدس کا فیض حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہ کر جہاں انہوں نے اور بہت سے کمال حاصل کئے وہاں نماز باجماعت بھی آپ کا وطیرہ بن گئی۔ نماز باجماعت کی عملی تعلیم بھی انہوں نے حضرت صاحب کی صحبت میں پائی۔ حضرت صاحب کی صحبت ہی اسی غرض سے ان کو نصیب ہوئی تھی۔ حافظ صاحب خود مؤذن تھے۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں بھی مؤذن بالعموم تھے اور اگر کوئی دوسرا آدمی اذان کہہ دیتا تو ان کو ناگوار گزرتا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمادیا ہے کہ اگر لوگوں کو اذان کہنے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کا ثواب معلوم ہوتا تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ حافظ جی کی معرفت اس بارہ میں عین الیقین کے درجہ تک پہنچی ہوئی تھی۔ اوّل وقت پر نماز کی اذان کہتے اور سب سے پہلی صف میں کھڑے ہوتے اور حتی الوسع وہ اس مقام پر کھڑے ہوتے کہ حضرت صاحب کے ساتھ ہی جگہ ہو۔ باوجودیکہ نابینا تھے اور رہنے کے لئے بیچارے خانہ بدوش ہی رہتے۔ آج اس حجرہ میں ہیں تو کل کسی دوسرے ہجرہ میں۔ اور بعض اوقات مسجد سے واپس ہوتے مگر بارش ہو، آندھی ہو، کڑکڑاتا جاڑا ہو، تیز دھوپ ہو وہ اول وقت پہنچتے اور اذان کہتے۔ اور پہلی صف میں جگہ پاتے۔ نماز کی معرفت بھی نہایت عمدہ ہوگئی تھی کہ ٹھیک وقت پر وہ مسجد کی طرف آجاتے بلکہ ان کا وجود دوسروں کے لئے ایک خطانہ کرنے والی گھڑی تھا۔ مگر ان میں احتیاط یہاں تک تھی کہ جب جماعت بڑھ رہی تھی اور گھڑیاں بھی آگئیں تو آتے آتے دریافت کرلیا کرتے تھے کہ کتنے بجے ہیں؟ نماز کی باجماعت پابندی کے علاوہ نوافل اور تہجد بھی التزام سے پڑھتے تھے۔ اور یہ نعمت بھی حضرت ہی کی صحبت میں ان کو ملی تھی۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۰۔ باراول دسمبر ۱۹۶۷ء)

آج منشی صاحب نہیں آئے؟

حضرت منشی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ سوائے سخت مجبوری کے ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرتے۔ پہلی صف میں امام کے قریب بیٹھا کرتے اور اس قدر باقاعدگی کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرتے کہ اگر کسی نماز میں بوجہ مجبوری نہ آسکتے تو تمام دوست پوچھنے لگتے کہ آج منشی صاحب نہیں آئے کیا وجہ ہے؟ (اصحاب احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۳)

آخری عمر تک نماز باجماعت کا قیام

حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نماز باجماعت کے ایسے پابند تھے کہ آخری عمر میں جبکہ چلنا پھرنا مشکل ہوگیا تھا آپ نماز باجماعت پڑھتے تھے اور کبھی اس میں ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ مسجد مبارک سے دور دارالعلوم میں رہتے تھے مگر نمازوں میں شمولیت کے لئے وہاں سے چل کر آتے تھے۔

(حیات ناصر صفحہ ۳۲۔ از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ؓ باراول دسمبر ۱۹۲۷ء)

لجنہ اماء اللہ فرانس کے

۱۴ویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال لجنہ اماء اللہ فرانس کا ۱۴واں سالانہ اجتماع ۲ر تا ۳ر ستمبر ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ، اتوار بیت السلام سینٹ پری میں منعقد ہوا۔ اس دوروزہ اجتماع کی تیاری تقریباً دوماہ قبل شروع کی گئی۔ پروگرام اردو اور فرنچ زبان میں تیار کر کے لجنہ اماء اللہ میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والی ممبرات بھرپور طریقے سے تیاری کر سکیں۔ انتظامی امور کی احسن طور پر بجا آوری کے لئے لجنات کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ خصوصیت سے صفائی کا بہت اہتمام کیا گیا۔ لجنہ ہال کو خوب سجایا گیا۔ اجتماع کے دوران مشن ہاؤس میں لجنہ کے قیام وطعام کا تسلی بخش انتظام بھی کیا گیا۔ مختلف قسم کے اسٹالز بھی لجنہ کے تحت لگائے گئے۔ جن میں صنعتی نمائش کا اسٹال، کتابوں کا اسٹال اور اشیائے خورونوش کے بھی مختلف اسٹالز لگائے گئے۔

فرانس میں لجنہ اماء اللہ کی دوسری مجالس کو بھی پروگرام مرتب ہونے کے فوراً بعد بھیج دیا گیا۔ اس اجتماع میں پیرس کی تقریباً ۸۵٪ لجنات نے شرکت کی۔ پیرس سے باہر کی مجالس میں سے لیل اور غیمنس کی لجنات نے اجتماع میں بڑے شوق اور جذبے سے حصہ لیا۔ یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔

خطاب محترم امیر صاحب

اس اجتماع کے موقع پر محترم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے بھی خطاب فرمایا۔ امیر صاحب نے اپنے خطاب میں لجنہ کو مختلف نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس صدی کا آخری اجتماع ہے۔ آپ نے "شکر" کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہنا چاہئے۔ کچھ شکر اپنے اندر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ وہ یا تو آپ کو بہت خوشی کی حالت میں یا پھر نہایت غم کی حالت میں نصیب ہوتا ہے۔

پھر آپ نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان اجتماعات کے دوران جو ایک خاص روحانی ماحول میں خوشی حاصل ہوتی ہے سو اپنے ان خوشی کے لحات کو مسلسل ذکر الٰہی میں گزاریں۔ نیز انسان کو اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہئے تبھی اللہ کے انعامات کا وارث ہو سکتا ہے۔ اس کی مثال بالکل ماں اور بچے کی سی ہے۔ جیسے ماں بچے سے اپنی بات منوانے کے لئے یہ کہتی ہے کہ اگر فلاں اچھا کام کرو گے تو یہ انعام دوں گی، اگر یہ کام کرو گے تو یہ انعام دوں گی۔ بالکل اسی طرح سے خدا اور بندے کا تعلق ہے۔ نیکی اور گناہ کا تعلق جڑا ہوا ہے۔ پچھلے گناہوں سے معافی مانگتے ہوئے آئندہ کے لئے بھی استغفار کی ہی پناہ لیں کیونکہ استغفار کے بغیر تو کوئی راہ کھل ہی نہیں سکتی۔

پھر آپ نے توبہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند پر معارف اقتباسات سے لجنہ کو مستفید فرمایا۔

محترم امیر صاحب نے لجنہ کو خاص نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ خاص طور پر استغفار کو اس طرح پکڑیں کہ آپ کا کوئی لمحہ استغفار کے بغیر نہ گزرے۔ اگر آپ اس کے ساتھ یہ دعا بھی شامل کر لیں "رَبِّ اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ" پھر تو سونے پر سہاگے والی بات ہو جائے۔

خطاب صدر لجنہ اماء اللہ فرانس

محترمہ مسز نسیم ڈلانوا، صدر لجنہ اماء اللہ فرانس نے اکتوبر تا اگست ۲۰۰۰ء تک کی رپورٹ پیش کی جس میں پیرس اور پیرس سے باہر کی مجالس کی کارکردگی کے بارے میں بہنوں کو آگاہ کیا۔ پھر مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا باری باری مختصراً ذکر کیا۔ نیز اجتماع کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد اجتماع کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں مقابلہ حفظ قرآن کریم۔ مقابلہ حسن قراءت، اردو تقاریر، نظم، ذہنی آزمائش اور مختلف ورزشی مقابلہ جات میں روک دوڑ، رسہ کشی اور پنگ پانگ کے مقابلے بھی ہوئے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوئی۔ بعدہ آنحضرت ﷺ کی حدیث اور اس کا ترجمہ اردو اور فرنچ میں پیش کیا گیا۔ لجنہ کا عہد دہرانے کے بعد کلام محمود میں سے ایک نظم پیش کی گئی۔ بعدہ فرنچ زبان میں تقریری مقابلہ شروع ہوا۔

اس اجتماع کے آخری اجلاس میں غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی۔ یہ سب خواتین لجنہ اماء اللہ کی اچھی کارکردگی سے متاثر ہوئیں۔ انہیں مشن ہاؤس اور لائبریری دکھائی گئی۔ فرنچ زبان میں سوال وجواب کی ایک کاپی اور کچھ نظموں کے فرنچ تراجم ان کی فرمائش پر انہیں پیش کئے گئے۔ انہوں نے ہر کام کو عمدگی اور خوش اسلوبی سے سرانجام پاتے ہوئے دیکھ کر حیرت اور خوشی کے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ سب لوگ بغیر کسی اجرت کے کس قدر محنت اور شوق سے ہر کام کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

مجلس سوال وجواب

اس موقع پر مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی جس میں غیر احمدی خواتین کے علاوہ ینگ لجنہ نے بھی حصہ لیا۔ اپنے سوالات کے تسلی بخش جوابات پاکر خصوصاً غیر احمدی خواتین بہت متاثر ہوئیں اور خوشی و اطمینان کا اظہار کیا۔

تقسیم انعامات

محترمہ نسیم ڈلانوا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس نے ازراہ شفقت مختلف مقابلہ جات میں انعام حاصل کرنے والی بہنوں میں انعامات تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں مختلف شعبہ جات سے متعلقہ سیکرٹریان کو دوران سال اچھا تعاون کرنے پر بہت سے انعامات سے نوازا گیا۔

آخر پر صدر صاحبہ نے مختصر اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

اجتماع کے دوران نمازوں کی ادائیگی کا باجماعت انتظام رہا۔ اسی طرح شعبہ ضیافت اور صحت و صفائی نے بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں کو احسن جزا سے نوازے۔ سب کی مساعی کو قبول فرمائے۔ اللہ کرے کہ اجتماع کی برکات سارے سال پر محیط ہوں اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(رپورٹ مرتبہ : تمثیلہ اعجاز
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فرانس)

بقیہ: بین المذاہب کانفرنس از صفحہ ۱۲

تبت کے بڑے Lamas سے مل چکے ہیں اور اس وقت برسلز میں تبتی بدھ ازم سنٹر کے نگران ہیں۔

اس اجلاس کے دوسرے مقرر سکھ ازم کے نمائندہ تھے مگر ان کے وہ وقت پر حاضر نہ ہو سکنے کی وجہ سے ان کی تقریر مؤخر کر دی گئی۔

تیسری تقریر مکرم نصیر احمد صاحب شاہد، مبلغ سلسلہ بلجیم کی تھی۔ موصوف نے "اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر قرآن اور حدیث کے حوالوں سے حاضرین کو معلومات بہم پہنچائیں۔

اس تقریر کے بعد سکھ ازم کے نمائندہ کو دعوت دی گئی جنہوں نے سکھ ازم کا تعارف کروایا۔ ان کی تقریر کے بعد سکھوں کے ایک بزرگ جو کہ انڈیا سے تشریف لائے تھے جو "سنت گوربچن سنگھ کالی کملی والے" کے نام سے مشہور ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ سے بھی ملاقات کر چکے ہیں نے تقریر کی۔ اپنے مختصر خطاب میں احمدیت اور حضور انور ایدہ اللہ کے بارہ میں اپنے خیالات کا بڑی محبت سے اظہار کیا۔ ان کا یہ مختصر خطاب پنجابی میں تھا جس کا فرنچ ترجمہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے پیش کیا۔

اختتام

اس کے بعد مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بلجیم نے مقررین کو تحفہ کے طور پر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا فرنچ ترجمہ پیش کیا اور صدر مجلس کو "A man of God" کا ایک نسخہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

سب مہمان کانفرنس کے انعقاد، انتظامات اور مہمان نوازی سے بہت خوش ہوئے۔ بعض مہمان کھانے کے بعد کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ یوں خدا تعالیٰ کے فضل سے امید سے بڑھ کر اس کانفرنس میں کامیابی ہوئی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والے رضاکاروں کو جزائے خیر دے اور اس کانفرنس کے مثبت اور نیک اثرات پیدا ہوں۔ اسلام اور احمدیت کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے اور دنیا میں امن و صلح کا دور دورہ ہو۔ آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

Unique Travel یونیک ٹریول

PIA اور دوسری بڑی ائرلائنز کے منظور شدہ Consolidator

دنیا بھر میں کہیں بھی سفر کے لئے سستی اور یقینی نشستوں کے لئے آپ کی خدمت کے لئے حاضر

عیدالاضحیٰ سے پہلے مارچ ۲۰۰۰ء میں ہماری چارٹرڈ فلائٹ

فرانکفورٹ۔ لاہور۔ کراچی۔ فرانکفورٹ ۱۷۰ نشستیں آپ کی منتظر

ایڈوانس بکنگ جاری ہے جلد ہی اپنی نشست محفوظ کروا کر پریشانی سے بچیں

رابطہ:

Tel: 069-24006644 Res: 06152-638771

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

مجلس انصاراللہ جرمنی کا سووینئر 2000

مجلس انصاراللہ جرمنی نے گزشتہ سال اپنا پہلا ضخیم سووینئر شائع کیا جو دیدہ زیب ہونے کے ساتھ ساتھ تاریخی معلومات کا مرقع ہے۔ اردو اور جرمن زبانوں میں مختصر عمدہ مضامین کے علاوہ متعدد رنگین تصاویر اس مجلّہ کی زینت ہیں۔ تاہم اگر مجالس کی کارگزاری کو بھی اس میں محفوظ کیا جاتا تو اس کی افادیت میں اضافہ ہو سکتا تھا۔ نیز سووینئر کی اشاعت تاریخ محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر اس کی ہر سال باقاعدہ یہ شائع کیا جاتا رہے تو یہ مقصد بھی دبطریق احسن پورا ہو جائے گا۔

سالانہ اجتماعات انصاراللہ جرمنی

مجلس انصاراللہ جرمنی کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۴ و ۲۵؍نومبر ۱۹۷۹ء کو مسجد نور فرینکفرٹ میں منعقد ہوا جس میں صرف گیارہ انصار شامل ہوئے۔ نویں سالانہ اجتماع (۸۹ء) میں پہلی بار انصار کی تعداد نے ایک سو سے تجاوز کیا اور حاضری ۱۳۵؍ ہو گئی۔ ۹۷ء میں ۱۷ویں سالانہ اجتماع میں تعداد پہلی بار ایک ہزار سے بڑھ گئی اور اُس سال حاضری ۱۰۶۵؍ رہی جبکہ گزشتہ سال بیسویں سالانہ اجتماع ۲۰۰۰ء میں ۱۵۱۸؍ انصار شامل ہوئے۔

......❁......❁......❁......

مجلس انصاراللہ جرمنی کے سووینئر میں شامل مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کی ایک نظم کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں:-

ستاروں میں تم کہکشاں اللہ اللہ
جوانوں کے ہو تم جواں اللہ اللہ
ہو دانش کے مظہر، ہو شفقت کے پیکر
شرافت کے ہو پاسباں اللہ اللہ

......❁......❁......❁......

قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات

مجلس انصاراللہ جرمنی کے سووینئر ۲۰۰۰ء میں مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب کے قلم سے قبول احمدیت کی سعادت حاصل کرنے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات شامل اشاعت ہیں۔

مکرم چودھری عبدالغنی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کویت نے قبول احمدیت کی توفیق اس طرح پائی کہ انہیں غلام احمد پرویز کی تفسیر پڑھتے ہوئے ایک پورا باب قادیانیت کے زیر عنوان ملا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کچھ علم نہیں تھا کہ قادیانیت کیا ہے اور قادیانی کون ہیں لیکن پرویز صاحب نے جو خوفناک نقشہ کھینچا تھا، وہ پڑھ کر مَیں سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ ایسے ذلیل لوگ بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں جو ایسے گمراہ کن خیالات رکھتے ہیں۔ پھر معاً میرے اندر خیال اٹھا کہ یوں یکطرفہ مخالفانہ تحریرات سے مجھے کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے اور مجھے خود مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ پرویز صاحب نے جہاں مرزا صاحب کی کتابوں کے حوالے دیئے ہوئے تھے وہاں سے مَیں نے ”کشتی نوح“ کو مطالعہ کے لئے منتخب کیا۔ جب مَیں کراچی آیا تو کسی لائبریری سے یہ کتاب نہ ملی۔ تب مَیں نے جماعت اسلامی کی لائبریری میں جاکر اس کتاب کا پتہ کیا تو لائبریرین مجھ سے لڑ پڑا۔ تاہم وہاں کھڑے ہوئے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ یہ کتاب کوئی قادیانی ہی آپ کو دے سکتا ہے۔ پھر اُس نے سڑک پر جاتے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ قادیانی ہے۔ مَیں نے تیز تیز چل کر اُس قادیانی کو جالیا اور اپنا مدعا بیان کیا۔ وہ مجھے احمدیہ ہال لے گیا اور کشتی نوح لاکر دیدی۔

کویت پہنچ کر مَیں نے فراغت پاکر کشتی نوح کا مطالعہ شروع کیا تو چوتھے صفحہ تک پہنچتے پہنچتے مَیں احمدی ہو چکا تھا۔ ساری کتاب پڑھ کر بیعت کا شرف حاصل کیا اور تیسرے حصہ کی وصیت کی۔ مجھے اپنے پچھلے چالیس سال کے ضائع ہونے کا پچھتاوا ہے، چاہتا ہوں کہ احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کروں تا اُن سالوں کا مداوا ہو سکے۔

لاڑکانہ کے ایک اجتماع کے دوران ایک نوعمر بارہ سالہ لڑکے ذوالفقار چانڈیو نے کھڑے ہو کر احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ جب اُن کے گھر یہ خبر پہنچی تو انہیں بہت ڈرایا دھمکایا گیا لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ تب اُن کے ایک بھائی عبدالستار چانڈیو نے انہیں تسلی دی کہ اگر تم نے احمدیت کو سچ سمجھ کر قبول کیا ہے تو پھر ڈٹے رہو، مَیں تمہارا ساتھ دوں گا۔ مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد عبدالستار صاحب سے میرا تبادلہ خیال ہونے لگا۔ پھر مَیں تبدیل ہو کر کراچی چلا گیا تو وہ بھی پڑھائی کی خاطر وہاں آئے اور احمدیہ ہال بھی آنے لگے۔ کچھ عرصہ بعد صدق دل سے احمدیت قبول کرلی۔ تب مَیں نے انہیں کہا کہ وہ اپنی بیوی کو احمدی بنانے کی کوشش کریں۔ چند ماہ بعد وہ گاؤں گئے اور جب واپس کراچی آئے تو بتانے لگے کہ اُن کی بیوی نے احمدیت قبول کرلی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گاؤں پہنچ کر جب رات کا کھانا کھانے کے بعد سونے کیلئے میں اپنے کمرے میں گیا تو اپنی بیوی سے کہا کہ مَیں احمدی ہو گیا ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ بھی احمدی ہو جائیں۔ اگر ہو جائیں تو بے حد خوشی ہوگی اور اگر دل نہیں مانتا تو بے شک نہ ہوں، کوئی جبر اور سختی نہیں...... اس پر میری بیوی نے بتایا کہ وہ تو احمدی ہو چکی ہیں۔ وہ اس طرح کہ کچھ دن پہلے انہوں نے خواب دیکھا کہ مَیں نے کراچی سے آکر اُن سے اسی طرح کہا ہے اور وہی منظر ہے تو خواب میں ہی انہوں نے جواب دیا کہ مَیں بھی احمدی ہوتی ہوں۔

......❁......❁......❁......

مجلس انصاراللہ سوئٹزرلینڈ

سوئٹزرلینڈ میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام ۱۹۴۶ء میں عمل میں آیا جب مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بطور مبلغ وہاں تشریف لے گئے۔ ۱۹۶۲ء میں زیورک میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد حضرت سیدہ نواب امۃالحفیظ بیگم صاحبہؓ نے رکھا جبکہ افتتاح حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے کیا۔

۸۵ء سے مجلس انصاراللہ کی عملاً بنیاد ڈالی گئی اور مکرم کلیم اللہ خان صاحب کے بعد ۹۱ء میں مکرم بشیر احمد طاہر صاحب مجلس انصاراللہ سوئٹزرلینڈ کے صدر مقرر ہوئے۔ اُس وقت ملک بھر میں انصار کی تعداد بیس تھی۔ ۹۲ء میں مجلس انصاراللہ کا پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع مقرر ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمائے۔ تعداد کی کمی کے باعث ہر سہ تنظیموں کے لئے صرف ایک افتتاحی اجلاس رکھا گیا تھا لیکن حضور انور نے منع فرمایا کہ ایسے مشترکہ اجتماعات منعقد نہ کئے جائیں بلکہ ہر تنظیم علیحدہ اجتماع کا انتظام کرے، دن بے شک ایک ہی ہوں۔ چنانچہ انصاراللہ کے اجتماع کا اختتامی اجلاس الگ منعقد کیا گیا جس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اس اجتماع کے موقع پر حضور انور نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ جب کوئی رُکن ایک تنظیم میں سے کسی دوسری تنظیم میں داخل ہو تو قرآن مجید کی دعا رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ کے مطابق اس کا استقبال کیا جائے اور باعزت طریق سے اُس کی دینی حالت کا جائزہ لے کر پھر اُس کیلئے سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا کے طور پر مددگار مقرر کیا جائے۔

اس وقت سوئٹزرلینڈ میں انصار کی تعداد تقریباً چالیس ہے۔

......❁......❁......❁......

مجلس انصاراللہ ناروے

ناروے میں احمدیت کا پیغام ۱۹۵۶ء میں پہنچا۔ ابتداً میں ناروے، سویڈن مشن کے ماتحت تھا اور مبلغ انچارج کا قیام بھی سویڈن میں ہوتا تھا نیز مجلس انصاراللہ بھی دونوں ممالک میں ایک ہی تھی۔ بعد ازاں مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج کی تجویز پر ۱۹۸۰ء میں دونوں ممالک میں علیحدہ علیحدہ مجلس انصاراللہ کا قیام عمل میں آیا اور ۱۱؍جنوری ۱۹۸۱ء کو مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کو مجلس انصاراللہ ناروے کا پہلا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

......❁......❁......❁......

مجلس انصاراللہ جرمنی کے سووینئر ۲۰۰۰ء کی زینت مکرمہ طیبہ زین صاحبہ کی نظم سے تین اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

ہے بزم اُس کی رشکِ جناں اللہ اللہ
زمیں پر ہے اک آسماں اللہ اللہ
ہیں انصار ہم پر بقول خلافت
جوانوں کے ہم ہیں جواں اللہ اللہ
ہے اُس کے مقدر میں تسخیر عالم
وہ وسعت میں ہے بے کراں اللہ اللہ
مسیحائی قلب و جاں کر رہا ہے
وہ ابن مسیح زماں اللہ اللہ

......❁......❁......❁......

مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب

مجلس انصاراللہ جرمنی کے سووینئر ۲۰۰۰ء میں صدر مجلس انصاراللہ جرمنی مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب ایک مضمون میں اپنا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپکی پیدائش ۵؍اگست ۱۹۴۹ء کو سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپکے والد حضرت چودھری محمد اشرف صاحب کاہلوں کو بارہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ آپ نے ایف۔اے ۱۹۶۸ء میں گورنمنٹ کالج چیچہ وطنی سے پاس کیا۔ ۸۴ء سے جرمنی میں مقیم ہیں اور مختلف خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ ۹۶ء میں مجلس انصاراللہ جرمنی کے صدر مقرر ہوئے۔ اُس وقت جرمنی میں ۱۶۵؍ مجالس تھیں اور انصار کی تعداد قریباً تیرہ سو تھی۔ اِس وقت تک مجالس کی تعداد ۲۲۰ ہو چکی ہے اور انصار کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے۔ مجلس نے ایک کشادہ عمارت کرایہ پر لے رکھی ہے جبکہ ایک جگہ مسجد اور دفتر کی تعمیر کیلئے کارروائی جاری ہے۔ نیز شعبہ مال اور تجنید کمپیوٹرائزڈ ہو چکے ہیں۔

......❁......❁......❁......

مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب

مجلس انصاراللہ جرمنی کے سووینئر ۲۰۰۰ء میں سابق صدر مجلس انصاراللہ مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب کا تعارف بھی شامل اشاعت ہے۔ آپ ۳۰؍مارچ ۱۹۳۵ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد مکرم غلام حیدر بھٹی صاحب نے ۱۹۲۴ء میں بذریعہ رؤیا احمدیت قبول کی۔ وہ ریلوے میں مکینیکل انجینئر تھے۔ مکرم عبدالغفور صاحب نے میٹرک ۵۰ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ سے کیا اور ۵۶ء میں ریلوے میں اپرنٹس بھرتی ہوگئے۔ ۷۴ء میں جرمنی آگئے۔ ۷۷ء میں پہلے انصاراللہ جرمنی میں منتظم مال مقرر ہوئے اور پھر زعیم اعلیٰ انصاراللہ جرمنی بنائے گئے۔ پھر یہ عہدہ ناظم اعلیٰ انصاراللہ میں تبدیل ہو گیا اور ۱۹۹۰ء سے جب ہر ملک میں صدران مقرر ہوئے تو آپ بطور صدر خدمات بجالانے لگے اور ۱۹۹۶ء تک اس عہدہ پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ اس دوران گیارہ سال تک اپنی مقامی جماعت کے صدر بھی رہے۔ آپ نے انصاراللہ جرمنی کا مرکزی دفتر قائم کرنے کیلئے حضور ایدہ اللہ سے منظوری اور فنڈ اکٹھا کرنے کی اجازت حاصل کی اور آپ کے دور میں ہی مجلس انصاراللہ جرمنی کا سالانہ بجٹ لاکھوں میں داخل ہو چکا تھا۔

MTV Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

08/01/2001 – 14/01/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 7th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.108, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.107 ®
02.10	Messiah 2000 Zion City Conference – Part Four: Concluding Address/ Exhibition
03.15	Urdu Class: Lesson No.35 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.10	Learning Chinese: Lesson No.195 ®
04.55	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.17 Produced By MTA Pakistan
06.55	Dars Ul Quran: (1998)
08.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.107 ®
09.30	Urdu Class: Lesson No. 35 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.50	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.101
13.10	Rencontre Avec Les Francophones With Huzoor & French speaking guests
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.178
16.15	Children's Class: Lesson No.109, Part 1 By Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.36
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.108 With Huzoor and Arabic speaking guests
20.35	Turkish Programme: Various Items
21.05	Rohani Khazaine: Programme No.16, Pt 2 Quiz about Braheen e Ahmadiyya
21.25	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.178 ®
23.35	Learning Norwegian: Lesson No.101 ®

Tuesday 9th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.109, Part 1®
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.108 ®
02.20	MTA Sports: Volleyball Final Sadar Shumail vs Rahmat IF
03.00	Urdu Class: Lesson No.36 ®
03.50	Learning Norwegian: Lesson No.101 ®
04.40	Documentary: Invention of the Radio, Pt 2
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.109, Part 1 ®
07.10	Pushto Programme: Friday Sermon Rec.11.06.99, With Pushto Translation
08.05	Rohani Khazaine: Prog.No.16/Part 2 ® Quiz on Brahin e Ahmadiyya
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.108 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.36 ®
10.50	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Le Francais C'est Facile: Lesson No.2
13.05	Bengali Mulaqat Rec: 14.03.00 With Bangla Speaking Guests
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.148
16.05	Documentary: Sewing Machine Invention
16.25	Children's Corner: Hifz e Ashar
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.37
19.15	Liqa Ma'al Arab: Session No 109 With Arabic Speaking Guests
20.25	MTA Norway: Exhibition, Part 1
20.55	Bengali Mulaqat: With Hazoor
21.50	Hamari Kaenat: Part 74 Topic: Different kinds of life on Earth
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.148 ®
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.1 ®

Wednesday 9th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Hifze Ishaar No.3 ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.109 ®
02.05	Bengali Mulaqat: Rec.14.03.00 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.37 ®
04.27	Le Francais C'est Facile: Lesson No.2 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.148 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Hifze Ishaar
07.00	Swahili Programme: F/S. - Rec.13.09.96 With Swahili Translation
08.15	Hamari Kaenat: No.74 ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.109 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.37 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaaq Lesson No.21
13.00	Atfal Mulaqat: With Huzoor Rec.08.03.00
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.149 Rec: 09.09.96
16.00	Urdu Asbaq: Lesson No.21 ®
16.35	Children's Corner: Science Club Topic: Trees and Plants
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.38 Rec: 14.01.95
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.110 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.35	MTA France: Problems du Temps Modern
21.00	Atfal Mulaqat: Rec.08.03.00 ®
22.00	Kehek Shaan: 'Sirajun Munir' Presented by Nafees Ahmad Attique Sahib
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.149 ®
23.30	Urdu Asbaq: Lesson No.21 ®

Thursday 11th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Science Club ®
01.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.110 ®
02.10	Atfal Mulaqat: With Hazoor ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.38 ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.21 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.149 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Science Club ®
06.55	Sindhi Programme: Various Items
07.40	Tabarukaat: Jalsa Salana 1957, Rabwah The Propecies of the Promised Messiah (as) By Maulana Abul Ata Sahib
08.25	Kehek Shaan: 'Sirajan Munir'. ®
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.110
09.55	Urdu Class: Lesson No.38 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Turkish: Lesson No.2, Pt 1
13.00	Q/A Session With Hazoor Rec.15.08.99, Final Part
13.55	Bengali Service: F/Sermon Rec: 18.10.94 With Bangali Translation
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.179 Rec: 19.09.96 By Huzoor
16.00	Children's Corner: Hifze Ashaar – No.4
16.20	Children's Corner: Program Waqf-e-Nau
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.15	Urdu Class: Lesson No.39 Rec: 15.01.95
19.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.111 Rec: 06.12.95
20.35	MTA Lifestyle: Al Maidah, Chinese Dal Presentation of MTA Pakistan
20.50	Tabarukaat: Jalsa Salana Rabwah 1957 ®
21.35	Quiz History of Ahmadiyyat No.68 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.05	Homeopathy Class: Lesson No.179 ®
23.10	Documentary: An American Journey, Pt2
23.35	Learning Turkish: Lesson No.2, Pt 1 ®

Friday 12th January 2001

00.05	Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.45	Children's Corner: Hifze Ashaar No.4 ®
01.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
01.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.111 ®
02.35	Tabarukaat: Jalsa Salana 1957 ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.39 ®
04.20	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.35	Learning Turkish: Lesson No.2, Pt 1 ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.179 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30	Children's Corner: Hifze Ishaar No.4 ®
07.05	Quiz; History of Ahmadiyyat No.68 ®
07.40	Saraiky Programme: F/S Rec.31.10.00 With Siraiky Translation
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.111 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.39 ®
11.00	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: From London
14.00	Documentary: Safr Hum Nay Kiya Rabwah to Margazaar
14.30	Majlis e Irfan: Rec;10.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.15	Friday Sermon: ®
16.20	Children's Corner: Class No.37, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.40 Rec: 20.01.95
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.112 Rec:07.12.95
21.25	Documentary: Safr Hum Nay Kiya
21.55	Friday Sermon: ®
22.55	Quiz Programme: MTA Pakistan
23.10	Majlis Irfan: With Hazoor ®

Saturday 13th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.39, Part 1 ® Produced by MTA Canada
01.10	Friday Sermon: By Hazoor ®
02.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.112 ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.40 ®
04.25	Computers for Everyone: Part 81 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
05.00	Majlis e Irfan: ®
06.05	Tilawat, News
06.50	Children's Class: No.37, Part 1 ®
07.20	MTA Mauritius: Children's Class
08.20	MTA Qadian: Speech by Maulvi Karim ud Din Sahib, 'Seerat Nabi Kareem (saw)'
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.112 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.40 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish:
13.05	German Mulaqat: Rec.11.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Quiz: Khutabat-e-Imam F/S Rec. 14.01.00
15.55	Children's Class: With Huzoor Rec.11.03.00
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.41 Rec: 21.01.95
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.113 Rec: 12.12.95
21.00	Arabic Programme: Children's Class
21.30	Children's Class: Rec.11.03.00
22.25	MTA Qadian: Speech ®
23.05	German Mulaqat: Rec.11.03.00 ®

Sunday 13th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat-e-Iman
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.113 ®
02.15	Canadian Horizons: Children's Class No.63 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
03.15	Urdu Class: Lesson No.41 ®
04.35	Learning Danish: ®
05.05	Children's Class: With Hazoor ®
06.05	Tilawat, News, Preview
06.50	Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.15	German Mulaqat: ®
08.15	Chinese Programme: Part 23 Islam Amongst Religions
09.55	Urdu Class: Lesson No.41 ®
11.05	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.45	Learning Chinese: Lesson No.196 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
14.15	Bengali Service: Various Programmes
15.15	Friday Sermon: From London ®
16.30	Children's Class: Lesson No.109 Final Part
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.42
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.114
22.55	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, January 05, 2001 | Issue No. 1

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

ایک کالم تین افتراء

ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور اُس "ملت" کا علمبردار ہے جس کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب پوری عمر اس عقیدہ پر ڈٹے رہے کہ:

"عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں وجوب تک فتویٰ دیا گیا ہے"۔

("ترجمان القرآن" مئی ۱۹۵۸ء صفحہ ۱۱۸)

اس رسالہ نے اپنی ۲؍ تا ۸؍ ستمبر ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں "عسکری اور جاسوسی سے لیس ۱۵۰ ملکوں میں ۷۲ پھیلے نیٹ ورک کی ہوشربا تفصیلات" کے عنوان سے مفتریات کا پلندہ شائع کر کے ملت مودودیہ کے "مفتی اعظم" کے مندرجہ بالا فتویٰ پر عمل پیرا رہنے کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے اور جس طرح اس فتویٰ کو "وحی ربانی" سے بڑھ کر درجہ دینے میں ہر صفحہ بلکہ ہر کالم میں جو دجالانہ ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں اس پر شیطنت کی پیشانی بھی عرق آلود ہوگی۔ نمونۃً ذرا رسالہ کے صفحہ ۷ کالم ۳ پر سرسری سی نظر ڈالئے۔ ارشاد ہوتا ہے:

☆...... کتابچوں میں احمدی مرزا صاحب کو "آخری نبی" کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔

☆...... ان کی کتاب "المذہب القادیانی" ہے۔

☆...... "الاربعین" میں لکھا ہے جہاد حرام قرار دیا گیا ہے۔

اب سنئے حقیقت کیا ہے؟

جماعت احمدیہ کی کوئی کتاب "المذہب القادیانی" نہیں ہے۔ "الاربعین" میں آنحضرت ﷺ کی حدیث "یضع العرب" کی روشنی میں جہاد کو حرام نہیں بلکہ موقوف لکھا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نبوت "یک قطرۂ ز بحر کمالِ محمدؐ است" کی مصداق ہے۔ یہ تو پاکستان کے مخالف احمدیت علماء نے اسمبلی میں فیصلہ کرایا ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی غیر مشروط آخری نبی ہیں۔ دوسری طرف ان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد تو حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہونگے جو پرانے نبی ہیں مگر حضرت عیسیٰؑ کے بعد کوئی پرانا نبی بھی نہیں آئے گا۔ جس سے ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ نام آنحضرتؐ کا لیتے ہیں مگر دل سے حضرت عیسیٰؑ کے آخری نبی اور خاتم النبیین ہونے کے قائل ہیں۔ اس لئے پادری بوٹال کے رسالہ "خاتم النبیین" کے سامنے نصف صدی سے دم بخود ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسیٰؑ کو عملاً "خاتم النبیین" یقین کرنے والے ملاؤں کی نسبت غیرت رسول کا بے مثال مظاہر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

"صاحب شریعت سرور انبیاء آنحضرت ﷺ تو زمین میں مدفون ہیں اور ایک نبی جو کہ صاحب شریعت نہیں اور موسوی شریعت کا تابع (ہے) وہ آسمان پر زندہ موجود ہے اور اس امت کے اختلاف مٹانے اور فیصلہ کرنے کے لئے وہی آسمان سے آوے۔ اب پوچھو کہ خاتم الانبیاء کون ہوا؟ حضرت مسیحؑ یا آنحضرت ﷺ؟"۔

(ملفوظات جلد سوم۔ طبع دوم صفحہ ۵۸۴۔ ارشاد ۲۲؍ مارچ ۱۹۰۲ء بوقت شام)

☆......☆......☆

فقیہ شہر کا ایک نہایت دلچسپ فتویٰ

"اگر کوئی کسی کا پرندہ یا مرغی چوری کرے تو اسے چاہئے ویسے کاٹ کر کھا جائے۔ حرام تو ہے ہی ذبح نہ کرے۔ اگر حرام ہی کھانا ہے تو اس کا جھٹکا کر کے کھائے۔ اس لئے کہ اگر ذبح کرے گا تو اس کا مطلب ہے کہ حرام کو حلال کرنا چاہتا ہے۔ ذبح کرنے سے مراد ہے چیز کو حلال کرنا۔ ذبح سے تو چیز حلال ہو جاتی ہے تو وہ حرام کو حلال کرنا چاہتا ہے یہ کفر ہے۔ حرام شرعی کو حلال بنانا کفر ہے"۔

(ماہنامہ المرشد اکتوبر ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۹)

سچ ہی کہا ہے جناب اکبر الہ آبادی نے۔

حضرت شیخ خلاف شرع تھوکتے بھی نہیں
مگر اندھیرے اجالے میں چوکتے بھی نہیں

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے زیر اہتمام

بین المذاہب کانفرنس

(رپورٹ این اے شمیم۔ نائب صدر خدام الاحمدیہ بلجیم)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کو مورخہ ۲۲؍ اکتوبر ۲۰۰۰ء بروز اتوار ایک بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کانفرنس کا انعقاد احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام، برسلز میں ہوا۔ بلجیم میں اس قسم کی کانفرنس کا پہلا تجربہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے توقع سے بڑھ کر ہر لحاظ سے کامیابی عطا ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم اور ان کی ٹیم اس کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ امسال خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ میں کیا گیا جسے حضور انور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا اور یوں دو تین ماہ قبل اس کی تیاریاں اور رابطے شروع ہو گئے۔ عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور بدھسٹ مراکز سے رابطے کئے گئے۔ اور آخر کار کیتھولک فرقہ کے ایک پادری، ہندوؤں میں سے ہرے کرشنا والوں کے نمائندہ اور بدھ ازم سے تبتی بدھ کے نمائندہ نے اور سکھوں نے بھی ہماری دعوت کو قبول کیا اور اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کا ذکر کرنے کے لئے اپنے اپنے مقرر کا تعارف بھی بھجوادیا۔

کانفرنس کے روز ہر نمائندہ اپنے ساتھ اپنے ساتھیوں کو بھی لے آیا۔ سب سے بڑا وفد ہرے کرشنا والوں کا تھا اور یہ وفد لمبا فاصلہ طے کر کے آیا اور اپنے ساتھ مٹھائی اور سموسے بھی لے کر آیا۔

پروگرام کے مطابق کانفرنس کے دو اجلاس ہونے تھے۔ پہلے اجلاس کی صدارت کے لئے "فری یونیورسٹی برسلز" کے شعبہ تاریخ و فلسفہ مذاہب کے صدر پروفیسر Dr. Jaf Van Bellinger اور دوسرے اجلاس کی صدارت کے لئے اسی یونیورسٹی کے مذکورہ بالا شعبہ کی صدارت کے لئے حال ہی میں ریٹائر ہونے والے پروفیسر Hubert Detheir مدعو تھے۔ مؤخر الذکر مہمان کسی وجہ سے خود نہ آسکے اور اپنی جگہ اپنے نوجوان ساتھی ریسرچ سکالر Mr.Marc Campine کو بھیجا۔

استقبال

کانفرنس کی کارروائی کے تین بجے بعد دوپہر شروع ہونے سے قبل ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ ہر آنے والے مہمان کا استقبال کیا گیا اور موجود مہمانوں سے ان کا تعارف کروایا جاتا رہا اور ساتھ ساتھ چائے، کافی اور جوس وغیرہ سے تواضع بھی کی جاتی رہی۔

اجلاس اول

بعد ازاں مہمانوں کو مسجد میں لے جایا گیا جہاں کرسیاں لگائی گئی تھیں اور سب مہمانوں نے خوش دلی سے اپنی جوتیاں مسجد کی خاطر باہر اتار دیں۔ ہال میں ہر مدعو نمائندہ کے مذہب کی تعلیمات پر مشتمل فرنچ زبان میں بینرز لگائے گئے تھے۔ مہمانوں کے بیٹھ جانے کے بعد عزیزم آصف حامد شاہ نے اجلاس اول کے صدر مجلس کا تعارف پیش کیا اور کرسیٔ صدارت پر تشریف لانے کی دعوت دی۔ اس پر پروفیسر Dr.Jef Van Bellingen کرسیٔ صدارت پر براجمان ہوئے اور کانفرنس کے انعقاد پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آپ نے تلاوت قرآن کریم کے لئے عزیزم مبرور احمد کو بلایا جنہوں نے بڑی پرکشش آواز میں تلاوت کی۔ ہرے کرشنا کے نمائندہ مقرر نے اظہار کیا کہ تلاوت سن کر دل پر اس کا خاص اثر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کا فرنچ ترجمہ عزیزم آصف حامد شاہ نے پیش کیا۔

استقبالیہ ایڈریس

مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم نے کانفرنس کا مقصد، اہمیت اور ضرورت کو بیان کرتے ہوئے تمام مقررین اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

سب سے پہلے Mr.Mahaprabhu Das جو انٹرنیشنل سوسائٹی برائے کرشنا کانشنس کے ممبر ہیں اور Radhadish کمیونٹی کے ایک ڈائریکٹر ہیں، نے تقریر کی۔

اس کے بعد کیتھولک پادری Mr.Jean-Luc Blanpain نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف "الکلمہ" کے نام سے ایک سنٹر بھی چلا رہے ہیں جہاں عیسائیوں کو اسلام کے بارہ میں معلومات دی جاتی ہیں۔ آپ عربی زبان اور اسلامیات کا بھی کافی علم رکھتے ہیں۔

ان دو تقاریر کے بعد کچھ وقفہ ہوا جس میں مہمانوں کی خدمت میں چائے وغیرہ پیش کی گئی۔

اجلاس دوم

دوسرے اجلاس کا آغاز Mr.Marc Campine کے کرسیٔ صدارت پر تشریف رکھنے کے بعد ہوا۔

اس اجلاس کے پہلے مقرر Mr.Karma Shanpen Ozer نے تبتی بدھ ازم کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف پیرس کے رہنے والے ہیں اور ہندوستان بھی جا چکے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔